ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
تحفۃ العرب والعجم
بمطبع حسنی واقع دہلی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدٰنَا اِلیٰ سُبُلِ الاِیمَانِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُولِہِ
الَّذِی اَرشَدَنَا طُرُقَ الاَمَانِ وَعَلیٰ آلِہِ الاَطہَارِ وَاَصحَابِہِ الاَبرَارِ اَبَدَ الاَبَد
امابعد مسکین محمد قطب الدین بخدمات عالیات بہائی مسلمانونکے بعد ابلاغ سلام کے
بحسب حدیث اَلنُّصحُ لِکُلِّ مُسلِم کے التماس کرتا ہی کہ عرصہ تخمیناً چالیس بیالیس برس کا
گذرا کہ بعد تشریف لیجانے حضرت سید احمد صاحب و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب و مولانا
عبد الحی صاحب کے طرف پنجاب کے بعضے مفسدین غرا جونکی خیال مین کچھہ انکار تقلید ائمہ دین
متین علیہم الرحمۃ کا آیا تہا اور تخم عناد کا فقہا و فقہ کی طرف سے خصوصاً جناب امام صاحب کی
طرف سے اونکے دلمین جما تہا منجملہ اونکے مولوی عبد الحق بنارسی نے مدعی خلافت حضرت سید احمد
کے بنکر اور اس پردہ مین داد خوب لامذہبی کی دیکر بہت مسلمانونکو بہکایا اور فساد نواحدث
مذہب کا پہیلایا تہا سو اوس مرتبہ مین یورب کے دیندار لوگون اور مریدین خاص اور خلفا حضرت
سید احمد صاحب نے فتوی حرمین شریفین سے طلب کئی چنانچہ چارون وہانکی مفتیون نے اور تمام

وہان کی دیگر علمانے مثل شیخ محمد عابد سندی مصنف طوالع الانوار حاشیہ در مختار وغیرہ
نے بالاتفاق لکھدیا کہ ایسے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنیوالے ہین اور اوس فتوی پر مہرین اپنی
ثبت فرمائی بعد اسکے اوس فتوی پر تمام علمار و مدرسین کلکتہ وغیرہ نی خصوصًا خلفا حضرت
سید احمد صاحب نے مہرین اپنی کین اور ایسے لوگونکی گمراہی پر اتفاق ہوا اسی عرصہ مین مولوی
محمد وجیہ الدین صاحب نے جو مدرس اول مدرسہ کلکتہ کے اور سرامد علمار پورب کے ہین ایک رسالہ
موسوم بہ نظام الاسلام تالیف کیا کہ خوب مدلل بآیات و احادیث ہی اور فرقہ فتنہ انگیز کے رد
مین اور اثبات دلائل اپنی مذہب حنفی مین اور رفع شکوک مخالفین مین کہ خوبی اوسکی دیکہنی سے
معلوم ہوتی ہی اور اوسپر تمام علمار کلکتہ وغیرہ کیا مدرسین اور کیا خلفا حضرت سید احمد صاحب کے
مہرین ثبت کرنا مین تب لامذہب خائب و خاسر ہوگئے بعضے ساکت ہوئے اور بعضوں نے تقیہ پر کام
فرمایا مگر شور وفساد کا جو علانیہ تہا وہ مٹ گیا اور نابود ہوا بعد اوسکے ایک عرصہ کے بعد ایک
شخص عبد اللہ نامی ہے اوسکی دماغ مین یہی خلل پیدا ہوا اور مکہ معظمہ مین وہ اسی جرم مین قید ہوا
اور بہت ذلت و خواری اوسنے اوٹہائی جتنی کہ اوٹہانی تہی تب وہان سے اوسنے توبہ کا اظہار کرکے
بباعث بعضے رحم مزاجونکی اعانت کے رہائی پاکر اور کتنے شہرون مین پہرکر دہلی مین آنکر وہی
فساد لامذہبی کا پہیلانا شروع کیا بہتونکو لامذہب بنایا اور کتنونکو شبہ مین ڈالکر تباہ کیا اوس وقت
مین جناب مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم اور مولوی محبوب العلی صاحب مرحوم اور مولوی عبد الخالق
صاحب مرحوم دہلی مین موجود تہے اور یہہ صاحب ایسے لوگون سے بہت ہی ناراض رہتی تہی اور انکی
کلمات سنکر چہرہ مبارک حضرت مولانا محمد اسحق صاحب کا سرخ ہوجاتا تہا اور فرماتے تہے کہ یہہ

لوگ ضال ہین اور مولوی محبوب العلی صاحب ایسے لوگونکو بہتر فرقہ کا ملغوبہ فرماتے تہے اور
قلع قمع ان لوگون کا بوجہ احسن کرتے تہی اور کوئی لامذہب اونکی سامنی دم نہ مار سکتا تہا
اور مولوی عبد الخالق صاحب بہی انکا رد و کد بوجہ احسن فرماتی تہے اور خوب انکی گت کرتی تہے
اور فرماتی تہی کہ یہہ لوگ جہوٹی رافضی ہین چنانچہ اوسوقت کی لوگونکو خوب معلوم ہے اور جو جو
کہ سمجھہ کچھہ رکہتے تہے وہ بہی نہایت رنج اوٹہاتے تہی منجملہ اونکی سید نذیر حسین صاحب نے
بہی دفع اس فتنہ مین بہت سعی کے کہ مولوی حقی اور عبد المجید پوربی سے اسباب مین بہت
گفتگو کرکے اون کو ساکت کیا بلکہ اونکی جوابات شکوک مین ایکرسالہ لکہا اور اوسمین تعریفین امام
صاحب کے اور حقیت اپنے مذہب حنفی کے اور جواب مخالفین کے اور مرجوحیت مذہب غیر کے
بیان کی اور رواۃ احادیث پر جو خلاف حادیث متمسکہ مذہب حنفی کی ہین جرح و قدح بوجہ احسن
فرماکر اونکو ضعیف ٹہرایا اور بارہا اپنی زبان مبارک سے ان لامذہبونکو رافضیونکا بہائی کہا
لیکن عبد اللہ صفی پوری اور اونکی اتباع فی زمانا آخر لاچار ہوکر سبنے صلاح و مشورہ کی کہ اومین
خاص سید نذیر حسین صاحب آئے اور مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب بہی شریک تہے سن ایکہزار
دو سو چون ہجری مین ایک استفتا مولانا محمد اسحق صاحب نواسہ و جانشین حضرت شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو پیش کیا اونہونے اوسکے جواب مین تقلید امام معین کو واجب تحریر اور منکر
اوسکیکو ضال ارقام فرمایا پھر اوس فتوی پر دیگر علماء شہر نے بہی کچھہ کچھہ عبارتین لکھہ کر
مہرین کین اور نام اون علماء کی یہہ ہین مولوی مفتی محمد صدر الدین صاحب و مفتی اکرام الدین
صاحب و مفتی رحمت علی صاحب و مولوی عبد الخالق صاحب استاذ سید نذیر حسین صاحب

ومولوی محمد حیات کا رضا صاحب ومولوی مملوک العلی صاحب ومولوی سید محمد صاحب ومیان
شاہ احمد سعید صاحب سجادہ نشین شاہ غلام العلی صاحب مرحوم ومولوی محمد علی صاحب رامپوری
خلیفہ سید احمد صاحب بریلوی ومولوی حیدر علی صاحب ومولوی محبوب العلی جعفری تلمیذ خاص
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے پھر اس فتوی کا ترجمہ مولوی محبوب العلی صاحب نے اس ڈھنگ پر
کیا کہ ہر جواب مولوی کا ایک باب منعقد کیا پہلے ترجمہ لکھا پھر خلاصہ کیا اور اوسکو ایک رسالہ بنا کر نام
فتح الاسلام رکھا پھر اس رسالہ کو مولوی خواجہ ضیاء الدین نے کلکتہ کو واسطے چھپنے کے پاس حاجی
عبد اللہ صاحب کے بدست آخون ہارون کے ارسال کیا حاجی صاحب نے وہ فتوی حرمین شریفین کا
جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہی اس رسالہ مین منضم کر کے چھپایا اور اس رسالہ کا نام تنبیہ الضالین رکھا
اور وہ رسالہ یہان دہلی مین آیا اور کئی بار چھپا خدا کی فضل سے مذہب لامذہبونکا نابود اور اگرچہ
بعضے اوسی وطیرہ پر رہے لیکن دبے ہوے اور تقیہ مین اپنا کام نکالتے رہے اس بیچمین مکہ معظمہ مین
کئی بار ایسے لوگ سزایاب ہوئے بعضے تائب ہوئے بعضے نکالے گئے پھر اس ملک کے دفع مین سید نذیر حسین
صاحب بجان ودل ہمارے ساتھ رہے حتی کہ تنویر العینین کے مضامین کے رد مین جسکو لوگ منسوب مولانا
اسمعیل کیطرف کرتے ہین مدلل ایک رسالہ زبان عربی مین لکھا اور سورہ فاتحہ کی نہ پڑھنی مین پیچھے امام کے
بھی ایک رسالہ لکھا اور اخفاء آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین بھی خوب خوب عبارتین اور روایتین
لکھین اور لکھا کہ عدم رفع یدین نماز مین احق ہی اور رفع منسوخ اور مذہب حنفی کی بہت سی تعریفین
لکھین چنانچہ وہ اب تک سب ایک نسخہ کے پاس موجود ہین اور چونکہ سید صاحب اس فقیر سے نہایت
محبت رکھتی تہے ہر جمعہ کو میری ہان آتی اور بارہا فرماتی کہ ہم اور تو کچھہ جانتے نہین ہمکو کوئی بتادی

کہ فلانا مسئلہ حنفیہ کا خلاف قرآن یا حدیث کی ہی دیکھو تو ہم کیسا قرآن وحدیث سے ثابت
کرتے ہیں اور ایک صاحب نے پوچھا کہ تقلید ایک امام کی کیا واجب ہے سید صاحب نے کہا کہ واجب
کیا بلکہ فرض ہے جو تہائی سر کا مسح کوئی نکریگا تو وضو حنفی کا صحیح نہو گا پھر بعد ایک عرصہ
کے بعض لوگونکو شیطان نے ورغلانا کہ وہی سوسے پھر پیدا ہوئی اور تقلید مذہب خاص کو بدعت
وضلالت و شرک بتانی لگے بلکہ ایک فتوی ٹونک کے نام سے منگا کے چھپوایا اوسوقت مین
میرزا فتح الملک ولیعہد زندہ تھی اونکی ایما سے مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی کہ ولیعہد بہادر
کے ہان متوسل تھے وجوب تقلید امام معین مین فتوی لکھا اور اوسپر تمام علماء شہر کی مواہیر ثبت
ہوئین چرچا لامذہبی کا نہ رہا پر جنکی اپنا جرگہ بانذہنی رہی بعد غدر کے لامذہبونے یہہ پیرایہ
اختیار کیا کہ سید نذیر حسین صاحب کے پاس حلقہ باندہ کر بیٹھنا شروع کیا گیا مسجد مین اونکو اونکی
مکانپر اور جب کوئی بات لامذہبی کی مونہہ سے نکالین یا عمل کرین تو حوالہ سید صاحب کا دین ہم لوگ
اونکو جھٹلاوین کہ تم جھوٹی ہو وہ ایسے ہرگز نہین ہین اور جو کوئی صاحب سید صاحب سے اونکا
مقولہ کہی کہ وہ آپکا حوالہ دیتی ہین تو سید صاحب یہہ فرماوین کہ وہ جاہل ہین اونکا کیا اعتبار
آخر نوبت باینجا رسید کہ امان تو ہر اور اونکی اتباع پر کہلم کہلا لگے تبری ہونے اور اتخذوا احبارہم
کے مصداق لگے ٹہرانی تو حنفیون نے وہی فتوی مولوی بشیر الدین صاحب کا نکالا اور جن جنکی مہرین
اوسپر بسبب فوت ہونے ولیعہد مرحوم کی نہوئین تہی کرائین چنانچہ سید نذیر حسین صاحب نے یہہ عبارت
لکھکر مہر کی کہ جو کوئی مذہب خاص کی پیروی کو بدعت و ضلالت کہی وہ مردود گمراہ ہی چنانچہ فتوی
چھپ گیا پر لامذہبونے نہ مانا اور لامذہبی مین زیادہ مصر ہوئے اور نشست برخاست سید صاحب پاس

زیادہ رکہنی لگے اور سید صاحب کو ایسا ورغلانا اور اپنی ساتہہ سانٹہا کہ سید بھی اونکی ممنونی و
مشکور ہین لٹو ہنکر اونکی حمایت لگی کرنے اور لگی کہنے کہ مین تو بیس بائیس برس سے ایسے ہی تہا پر
کسے کو معلوم نتہا اور مین کیا کرون مجکو تو یہ نہین سوجہتی ہے تب فقیر نے بعد استخارہ مسنونہ کے
دو رسالے ایک **تنویر الحق** اور دوسرا **توفیر الحق** لکہا اور اونمین دلایل اپنی مذہب کے
قرآن و حدیث و اجماع امت سے لکہے ہین اور وجوب تقلید امام معین کی جو سید صاحب فرمایا کرتے
تہے کتب معتبرہ سے لکہے سو تنویر الحق کے جواب مین رسالہ معیار لکہا کہ اوس سے تمام مقلدین کیا
اولیا اور کیا علما و صلحا متقدمین و متاخرین مشرک و بدعتی ٹہری سید صاحب کے ذات سی بعید ہے
کہ ایسے واہیات لکہین اگرچہ اسکا نام سے وہ مصار و دیار مین ایسے بدنام و خوار ہوی ہین کہ حاجت
بیان کی نہین پر اوسکو بہی اونہون نے اپنا نام و نمود سمجہا غرضکہ جب معیار چہپی اور ملکون مین اوسکی
گمراہی پہیلی اور اطراف و جوانب سے اوسکے پیرو نکی گمراہی اور لامذہبی اور فساد اور انکار تابعیت
امام اور تقلید معین کی شکایت مین فقیر کے پاس خطوط پہونچی تو اگرچہ اوس معیار کے کہی جگہہ
رد بخوبی ہوئی اور ہورہے ہین اور تمام اوسکے مولف کی دہوکے بازیان اور سرقے اور بیدیانتیان
اور ابلہ فریبیان اور تجاہل عارفانہ اور ہٹ دہرمیان ظاہر ہو رہے ہین بلکہ ایک رسالہ
مدار الحق نام جو رد مین اوسکے مولوی **محمد شاہ** صاحب نے بسعی تمام کتب معتبرہ اہل سنت
و جماعت سے یعنے قرآن و حدیث و اصول و فقہ و عقائد وغیرہ سے لکہا ہی وہ اتمام کو پہونچا ہے
عنقریب چہپتا ہی انشاء اللہ تعالی اوسکی کیفیت حقیت کی دیکہنے سی معلوم ہوگی اور حق تو یہہ ہے
کہ جیسے ذہبی نے کہا ہے کہ حلال نہین ہے اوس کسیکو کہ تصحیح حاکم پر مغرور ہووے جبتک کہ تعقبات

اور تحقیقات میں مکو نہ دیکھے اسطرح حلال نہین اوسکو کہ جو معیار کو دیکھکر غرہ ہووے جبتک
رسالہ مدار الحق مؤلفہ مولوی محمد شاہ کو نہ دیکھی پر تہوڑا عرصہ ہوا کہ اس عاجز نے واسطے مزید
حفاظت عوام و خواص کے ایک استفتاء علماء امصار دیار ہند و ولایت پیش کرکے جواب اوسکا
لیا اور مواہیر اونکے اوسپر کرائین پھر اب اس برس ۱۲۸۴ جو اسی ہجری ہین کہ جو نواب محمد محمود علی خانصاحب
والی قصبہ چہتاری واسطے حج کے بیت اللہ شریف مین معہ قافلہ حاضر ہوئی اور یہ فقیر بہی
اونکی ہمراہ تہا اس فقیر نے وہی استفتا ساتھ تہوڑے سے فرق کی بسبب مزید عبارات اور
دلائل اور نقول علما اور صفائی عبارت کے حرمین شریفین کے مفتیوں اور علماء کے آگی خود پیش کرکے
جواب حاصل کیا اور اون کے مواہیر اوسپر مزین کیا تا جو کوئی اوسکو بغور دیکھے راہ مستقیم سے
نہ ڈگی اور ترجمہ اوسکا اردو کرواکر بطور رسالہ کے مرتب کیا اور نام اوسکا تحفۃ العرب والعجم
رکہا اور اس فقیر نے بارہا حرمین شریفین مین استخارہ مسنونہ کیا اور بالحاح تمام دعا کی کہ یا الٰہی
اگر یہی راہ جدید حق ہی تو ہمکو بہی اسیکی طرف ہدایت ہو والا ان سبکو راہ قدیم کی طرف ہدایت ہو
لیکن جب استخارہ کیا یہی قلب پر الہام ہوا کہ لاکہون کروڑون اچہی لوگ کیونکر خلاف حق پر ہو سکتے
ہین کہ حضرت نے فرمایا ہی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ یعنے پیروی کرو جماعت کثیر کی ف مراد اس سے یہہ ہے کہ جسپر اکثر مسلمان
ہون کما قال الملا علی القاری بن بلاشبہ جو کوئی الگ ہوا جماعت سی الگ کرکے دوزخ مین ڈالا
جاویگا اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَیَدُ
اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

یعنے بلاشبہ اللہ نہین جمع کرتا ہے میرے امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اللہ کا ہاتہہ

جماعت پر ہے جو کوئی الگ ہوا جماعت سے الگ کر کے ڈالا جاویگا دوزخمین نقل کی یہہ ترمذی نے

ف ہاتہہ اللہ کا جماعت پر یعنی محافظت اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر

یہہ خاصیت ہے اس امت مرحومہ کے اللہ تعالے نی عطا فرمائی ہی کہ جیسے امت حضرت کی متفق ہوتی ہے

حق ہی ہوتی ہی فقط اور فرمایا اِنَّ الشَّیطٰنَ ذِئبُ الاِنسَانِ کَذِئبِ الغَنَمِ

یَأخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُم وَالشِّعَابَ وَعَلَیکُم

بِالجَمَاعَۃِ وَالعَامَّۃِ رَوَاہُ اَحمَدُ یعنی تحقیق شیطان بہیڑیا ہے آدمی کا مانند بہیڑیی بکری کے

کہ لیتا ہے بکری بہاگنے والیکو ریوڑ مین سے اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سے

اور اوس بکری کو کہ کنارے پر ہو ریوڑ سے اور بچو تم درون پہاڑ کیسے اور لازم ہی

تمپر جماعت روایت کی یہہ احمد نے ف مراد یہہ ہے کہ جیسے بھیڑیا اکیلی بکری پر

بہت دلیر ہوتا ہی ایسے ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہے کہ جماعت علما سی

الگ ہو کر نیا مذہب نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ کیسے یعنی شاہ راہ اسلام چہوڑ کر

گمراہیونکی کہاٹیونمین مت بیٹہو بلکہ فرمایا مَن فَارَقَ الجَمَاعَۃَ شِبرًا فَقَد خَلَعَ

رِبقَۃَ الاِسلَامِ مِن عُنُقِہٖ رَوَاہُ اَحمَدُ وَاَبُودَاوُدَ یعنی جو شخص کہ جدا ہوا

جماعت سی بالشت بہر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اوسنے پٹہ یعنی ذمہ اسلام کا

گردن اپنی سے روایت کی یہہ احمد اور ابو داودنی یعنی اب اس درجہ کو پہنچا کہ شاید قید

اسلام اور بند احکام اوسکے سی باہر آوی بلکہ دوراہہ کی مثال حضرت نی مثال

منافق کی فرمائی ہی اس حدیث مین جو صحیح مسلم مین موجود ہے ؛ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هٰذِهِ مَرَّةً یعنے منافق کی مثال اوس بکری کی ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو ریوڑون مین کبہی اس ریوڑ مین اور کبہی اوس ریوڑ مین ف یعنی وہ کمبخت نہ ادہر کا نہ ادہر کا آور عرب کے علمار پر جو بعضے احمق لوگ طعن کرتے ہین بڑی خطا پر ہین اسلئے کہ وہ خیر البقاع کے رہنی والی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی جس جگہہ کے حق مین فرمایا ہے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کے جیسی کہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی روایت کیے یہہ بخاری مسلم نی آور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکیکی جیسیکہ سمٹ آتا ہے سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی کہ جگہہ پکڑتی ہے بکری پہاڑ کی چوٹی پہاڑ پر روایت کی یہہ ترمذی نی مشکوۃ ف یعنی معنی یہہ ہین کہ دین آخر زمانہ مین نزدیک ظاہر ہونے فتنون کی پہر آویگا طرف حجاز کی جیسیکہ شروع ہوا تہا اول وہین سے ہر فات چہ جای علمار کہ وہ بڑے مخلص اور بیغرض ہین ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛ سبحان اللہ ایک تو وہ وقت ہمنی دیکہا کہ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمۃ کا کہ وقت پڑہانی حدیث کی جہان تعارض ہوا حدیث مین اور روایت فقہی مین اوسیوقت حدیث متمسک حنفیہ کی بیان فرماکر دفع تعارض کا کردیا کہ پڑہنی والی کو تسکین ہوگئی اور سوء ظنی بہ نسبت مذہب کی نہونی پائی بلکہ حقیت مذہب

اپنے دلمین خوب جم گئی یا یہ وقت دیکھا کہ معاملہ ہی عکس ہوگیا کہ جو روایتیں
فقہی ظاہر مین مخالف حدیث کی معلوم ہوئی تو وہ توجیہ و تاویل جو شارحین مقبول
الہی لکھ گئے ہین قبول نکرکے اور فقہا کو مخالف حدیث کا ٹھراکر بدعتی والیکو خلجان
مین ڈالکر اور اپنی اجتہاد کو دخل دیکر شاگردو کو منکر فقہ اور فقہا بناکر تقلید مذہب سے
نفرت دلاکر اپنے تقلید کے جال مین پہنساکر لامذہب بنایا مثل مشہور ہے بڑی ہوئی ہو کو
بلاؤ کہ گھر مین نون ڈالی حال آنکہ غیر مجتہد کو اپنی رائی سی فتوی دینا درست نہین
جیساکہ علمانے اکثر اصول اور فروع مین تصریح فرمائی ہے افسوس صد افسوس
ان لوگون پہ ہے کہ مذہب مجتہدین خیر القرون کا چھوڑکر تابعداری غیر مجتہد
ناقہم اس زمانہ فساد انگیز کی کرتے ہین اور زبان طعن کی اکابر دین پر دن رات
جاری رکہتے ہین **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد *
میلش اندر طعنہ پاکان برد * اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وَاَرِنَا
الْحَقَّ حَقًّا وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ *

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي له الاسماء الحسنى والصلوة على من له المعراج

سب تعریفیں اللہ کیواسطے ہین وہ اللہ کہ اوسیکی واسطے نام نیک ہین اور رحمت اوترے اوس شخص پر کہ اوسیکی واسطے معراج

الاعلى وعلى اله واصحابه نجوم الورى واحبابه وانصاره ائمة الهدى

بہت بڑے ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور یارون اونکے کہ ستارہ مخلوقات کی ہین اور اونکی دوستون اور اونکی مددگارون پر کہ امام ہدایت کی ہین

ما قولكم دام فيضكم يا علماء الحرمين الشريفين اهل الحجاز

کیا ہی قول تمہارا ہمیشہ رکھی اللہ تعالی فیض تمہارا ای علماء مکہ اور مدینہ کی یعنے اہل حجاز

الذين هم ملجاء الدين كما قال سيدنا ومولانا رسول الله صلى

کہ وہ پناہ دین کی ہین جیسا کہ فرمایا سردار اور مولی ہمارے رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم ان الدين ليارز الى الحجاز كما تارز الحية

اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ دین سمٹ آویگا طرف حجاز کے جیسا کہ سمٹ کر جاتا ہے سانپ

الى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز معقل الاروية من راس

طرف سوراخ اپنی کی اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز مین مانند جگہہ پکڑنے بکری پہاڑ کے

المسئلۃ الاول فی عدم جواز التقلید

الجبل رواہ الترمذی فیما قال عمر وان التقلید غیر جائز لقولہ

پہاڑ کی چوٹی پر نقل کیے یہہ ترمذی نے اس مسئلہ میں کہ کہا عمر نے کہ بیشک تقلید کرنے کسیکے جائز نہیں ہے واسطی فرمانے

تعالی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر

اللہ تعالی کی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو تابعداری کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اور اپنی صاحبان امر کے

منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول الایۃ فلذا قال

پس اگر جھگڑو تم کسی چیز میں تو رجوع کرو طرف خدا اور رسول کی اخیر آیۃ تک پس اسلیے کہا

ابن حزم فی کتابہ المحلی باب التقلید لا یحل لاحد ان یقلد احدا

ابن حزم نے اپنی کتاب محلی میں یہہ باب تقلید کا ہے نہیں جائز ہے کسیکے لیے یہہ کہ تقلید کرے کسیکے

لا حیا ولا میتا وعلی کل احد من الاجتہاد بحسب طاقتہ انتہی

نہ کسی زندہ کی اور نہ کسی مردے کی اور لازم ہے ہر ایک پر اجتہاد کرنا بحسب طاقت اپنی کی تمام ہوا کلام ابن حزم کا

وقال ابو حنیفۃ واحمد ابن حنبل لا تقلدنی ولا مالکا ولا غیرہ

اور کہا ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل نے کہ نہ تقلید کر میری اور نہ امام مالک کی اور نہ اور کسیکے

خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ انتہی بل ہو

لے تو احکام کو جہاں سے لیا اونہوں نے کہ وہ کتاب اور سنت ہے تمام ہوا کلام دونوں کا بلکہ تقلید

شرک کما قال اللہ تعالی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا

شرک ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ پکڑا ہے یہود و نصاری نے اپنے عالموں اور درویشوں کو رب

من دون اللہ کما جاء تفسیرہ فی حدیث عدی ابن ابی حاتم

سوای اللہ کے جیسا کہ آئی ہے تفسیر اسکے بیچ حدیث عدی بن ابی حاتم کے

إِنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ

کہ اونہوں نے کہا کہ آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سنا مینے آپ سے پڑہتی تہے سورہ

بَرَاءَةٍ اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ قَالَ

برات مین کہ پکڑا یہود ونصارٰی اپنی عالموں اور درویشونکو رب سوای اللہ کے فرمایا آپ نے

أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا أَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَإِذَا

آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجتی ہین اونکو ولیکن وہ جسوقت کہ حلال کرتے ہین اونکے لئی کسی چیز کو حلال جانتی ہین اوسکو اور

حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِنْتَهٰى كَلَامُ عَمْرٍو

جسوقت حرام کرتی ہین اون پر کسی چیز کو حرام جانتے وہ اوسکو روایت کیا اسکو ترمذی نے تمام ہوا کلام عمرو کا

فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ التَّقْلِيْدَ جَائِزٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ

پس کہا زید نی کہ بلاشبہ تقلید جائز ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع اور قیاس سے

فَأَمَّا الْكِتَابُ فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى فَاسْئَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ای پر کتاب پس فرمایا اللہ تعالی نی پس پوچہو تم عالموں سے اگر نہین جانتے ہو تم

وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى اَلسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ

اور فرمایا اللہ تعالی نی سبقت کرنیوالی اول لوگ جو ہین مہاجرین اور انصار سے

وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الْآيَةَ وَأَمَّا

اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونکی اچہی طرح راضی ہوا اللہ اونسی اور راضی ہوئی وہ اللہ سے اخیر آیۃ تک ای

السُّنَّةُ فَأُخْرِجَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سنت پس روایت کی گئی ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بعث معاذًا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بکتاب اللہ قال

بھیجا معاذ کو طرف یمن کی پس فرمایا کہ کیونکر حکم کریگا تو پس کہا معاذ نے کہ حکم کرونگا مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا آپ نے

فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد

پس اگر نہ پاوے تو بیچ کتاب اللہ کے کہا معاذ نے پس حکم کرونگا بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا آپ نے پس اگر نہ پاوے تو

فی سنۃ رسول اللہ قال اجتہد برائی قال الحمد للہ الذی وفق

بیچ سنت رسول خدا کے کہا معاذ نے اجتہاد کرونگا اپنی عقل سی فرمایا آپ نے کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ توفیق دی

رسول رسول اللہ رواہ الترمذی وغیرہ من اہل الحدیث فذلک

بھیجے ہوئے رسول خدا کو نقل کی یہہ ترمذی وغیرہ نے اہل حدیث سے پس یہہ

الحدیث صریح فی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل معاذ

حدیث صریح ہے اسمین کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا معاذ بن جبل کو

بن جبل متبوع اہل الیمن وایاہم اتباعہ واما الاجماع فقال السیوطی

متبوع یمن والونکا اور یمن والون کو تابع واسطے معاذ کا اوپر اجماع پس کہا سیوطی نے

فی جزیل المواہب وبعض شراح کتب الاصول قال القرافی

بیچ کتاب جزیل المواہب کے اور بعض شارحین اصول کی کتابون کے نے کہ کہا قرافی نے

قد انعقد الاجماع علی ان من اسلم فلہ ان یقلد من العلماء من شاء

کہ تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ تحقیق جو مسلم پس لازم ہے اوسکو یہہ کہ تقلید کری علما مین جسکی چاہے

من غیر حجر انتہی وقال عبد السلام فی شرح متن الجوہرۃ

بغیر ممانعت کے اور کہا عبد السلام نے بیچ شرح متن جوہرہ کے

وقد انعقد الاجماع على ان من قلد في الفروع ومسائل الاجتهاد

اور تحقیق منعقد ہوا ہی اجماع اسپر کہ جو کوئی تقلید کری فروع میں اور مسایل اجتہادیہ میں

واحدا من هؤلاء برئ عن عهدة التكليف انتهى واما القياس فلان تقليد عمدة ائمة

ایک شخص کہ ان علما مین سے تو فارغ ہو جائیگا عہدہ تکلیف کے سے انتہی پر قیاس پس تحقیق تقلید عمدہ اماموں

الحديث كالبخاري ومسلم مثلا في تصحيح الاحاديث جائز بالاجماع

حدیث کی مانند بخاری اور مسلم کے مثلا بیچ صحیح کرنے حدیثوں کے جائز ہے بالاجماع

فكذلك تقليد عمدة ائمة الدين كابي حنيفة او مالك او الشافعي

پس ایسی ہے تقلید عمدہ اماموں دین کی مانند ابو حنیفہ یا مالک یا شافعی

او احمد بن حنبل في المسائل كان جائزا بالاجماع لاتحاد العلة

یا احمد بن حنبل کی بیچ مسلوں کے ہوگی جائز بالاجماع واسطے اتحاد علت کی

فالجواب عن الاية ان الخطاب في قوله تعالى فان تنازعتم في شيء

پس جواب آیت سے یہہ ہی کہ تحقیق خطاب بیچ قول اللہ تعالے کے فان تنازعتم فی شئے

فردوه الى الله والرسول لاهل التنازع فكان المعنى هكذا يا ايها

فردوہ الی اللہ والرسول کے واسطے اہل تنازع کے ہے پس ہوگی معنی یہہ سے وہ

الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم فان

لوگو کہ ایمان لائی ہو فرمان بردار کرو اللہ کی اور فرمان بردار کرو رسول اللہ کی اور اپنے صاحبان امر کی یعنی اپنی حکام پس اگر

تنازعتم في شيء من الاحكام فردوه الى الله والرسول اي الى كتاب الله

جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے احکام مین سے پس رجوع کرو تم طرف اللہ اور رسول کی یعنے طرف کتاب اللہ

وَسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ اِنْ كُنْتُمْ اَهْلَ الْعِلْمِ وَاِلٰى عَالِمِ كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ

اور سنت رسول اللہ کے اگر ہو تم اہل علم سے اور طرف عالم کتاب اللہ اور سنت رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِتَعَذُّرِ الرَّدِّ فِي زَمَانِنَا اِلَى اللهِ وَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ہو تم غیر اہل علم میں سے واسطے مشکل ہونے رجوع کی بیچ زمانہ ہماری کے طرف اللہ کے اور

رَسُولِهِ فَوَجَبَ تَقْدِيرُ الْكَلَامِ كَمَا قُلْنَا فَدَلَّتِ الْاٰيَةُ عَلٰى وُجُوبِ التَّقْلِيدِ

رسول اوسکیکے پس واجب ہوئی تقدیر کلام کی جیسا کہ کہا ہمنے پس دلالت کیا آیت نے اوپر واجب ہونے تقلید کے

وَالْجَوَابُ عَنْ قَوْلِ الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ اَنَّهُ خِطَابٌ

اور جواب قول اماموں بزرگ کی سے یہہ کہ یہہ خطاب ہے

لِمَنْ صَارَ مُجْتَهِدًا كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْاِمَامُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ فِي الْمِيزَانِ

واسطے اوس شخص کے کہ ہو گیا ہی مجتہد جیسکہ بتا گیا ہی اسکو امام عبد الوہاب شعرانی نے بیچ کتاب میزان

الصُّغْرٰى حَيْثُ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ شَخْصًا اِسْتَشَارَهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي تَقْلِيدِ

صغری کے کہ کہا پہنچا ہمکو کہ بلا شبہ ایک شخص نے مشورہ لیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیچ تقلید کسی

اَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ عَصْرِهِ فَقَالَ لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا مَالِكًا وَلَا النَّخَعِيَّ وَلَا

کسی کی علمائی عصر اپنی سی پس کہا ابو حنیفہ نی کہ نہ تقلید کر میری اور نہ مالک کی اور نہ نخعی کی اور نہ

الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ خُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

اوزاعی کی اور نہ اوروں کی سے تو احکام کو جہاں سے لیا اونہوں نے یعنے کتاب اور سنت سے

قُلْتُ هُوَ مَحْمُولٌ عَلٰى مَنْ لَهُ رَاْيٌ وَقُوَّةٌ عَلَى اسْتِنْبَاطِ الْاَحْكَامِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کہتا ہوں میں کہ یہہ محمول ہے اوپر اوس شخص کے کہ واسطے اوسکی ملکہ ہو اوپر نکالنے احکام کی کتاب اور سنت سی

وإلا فقد صرح العلماء بأن التقليد واجب على كل ضعيف وقاصر النظر

ورنہ پس تحقیق صریح بیان کیا علمانے یہہ کہ بلاشبہ تقلید واجب ہے اوپر ہر ضعیف اور قاصر نظر کے تمام ہوا کلام

انتهى وذلك لأن المجتهد تقليده لغيره حرام بالإجماع كما تقرر في كتب

شعرانی کا اور یہہ اسلیئے ہی کہ مجتہد کو تقلید کرنے اپنی غیر کی حرام ہے بالاجماع جیسا کہ مقرر ہے بیچ

الأصول والجواب عن قول ابن حزم أنه لا عبرة بكلامه

اصول کی اور جواب قول ابن حزم کے سے یہہ ہے کہ نہیں اعتبار ہے اوسکی کلام کا

في ذلك لكونه من أهل الظواهر لا من أهل السنة والجماعة بدليل أنه أنكر

اس مقدمہ میں واسطے ہونے اوسکے ظاہریہ میں سے نہ اہل سنت اور جماعت میں سے ساتھہ دلیل اسکی کہ اوسنے انکار کیا

القياس حيث قال في كتابه المحلى باب إبطال القول بالرأي والقياس لا يحل

قیاس کا کہ کہا اپنی کتاب محلی میں یہہ باب ہے باطل کرنے قول کا ساتھہ رائے اور قیاس کے نہیں درست ہے

القول بالقياس في الدين ولا بالرأي لأن أمر الله تعالى بالرد عند التنازع إلى

کہنا ساتھہ قیاس کے بیچ دین کے اور نہ ساتھہ عقل کے اسلیئے کہ حکم کیا اللہ تعالے نے رجوع کرنیکا وقت جھگڑے کے طرف

كتابه وإلى رسوله فمن رد إلى قياس أي تعليل ورأي فقد خالف أمر الله المعلق

کتاب اللہ تعالے کی اور طرف رسول خدا کی پس جس شخص نے کہ رجوع کی طرف قیاس کی یعنے علت یا عقل کے پس تحقیق خلاف کیا حکم خدا کا

بالإيمان وقول الله تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء وقوله تعالى اليوم أكملت لكم

کہ شرط ہی ایمان کی اور قول اللہ تعالے کا نہیں چھوڑی ہمنے کتاب میں کوئی چیز اور قول اللہ تعالے کا آجکے دن پورا کیا تمہی

دينكم وقوله تعالى تبيانا لكل شيء إبطال للقياس والرأي انتهى وأيضا صرح

دین تمہارا اور قول اللہ تعالے کا کہ قرآن میں بیان ہے ہر چیز کا باطل کرتا ہی قیاس اور رائی کو تمام ہوا کلام ابن حزم کا اور نیز صریح

النووی فی فصول مقدمۃ من شرح مسلم انہ ظاہری حیث قال قال الشیخ ابو عمرو

نووی نے بیچ فصلوں مقدمہ شرح مسلم کی کہ بلاشبہ ابن حزم ظاہری ہے اسلیئے کہ کہا نووی نے کہا شیخ ابو عمرو

ابن الصلاح رح وھکذا الامر فی تعلیقات البخاری بالفاظ جازمۃ ولم یصب

ابن صلاح نے اور اسیطرح حکم ہے بیچ تعلیقات بخاری کی ساتھ الفاظ یقینیہ کے اور نہیں بیجا صواب

ابو محمد بن حزم الظاہری حیث جعل مثل ذلک انقطاعا قادحا فی الصحۃ

ابو محمد بن حزم ظاہری جبکہ ٹہرایا اوسنے اسکو انقطاع مضر صحت مین

واستروح الی ذلک فی تقریر مذھبہ الفاسد فی اباحۃ الملاھی وزعم

اور رحت پکڑی ہی ابن حزم نے طرف اسکی بیچ مقرر کرنی مذہب فاسد اپنے کے بیچ مباح کرنے باجونکی اور گمان کیا اوسنے

انہ لم یصح فی تحریمھا حدیث مجیبا عن حدیث ابی عامر او ابی مالک عن رسول

کہ تحقیق نہیں صحیح ہے بیچ حرام کرنی باجون کے کوئی حدیث اس حالمین کہ جواب دیا ہی حدیث ابی عامر کیسیتی یا ابی مالک کیسیتی مروی ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحریر والخمر و

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ ہونگے بیچ امت میری کتنے ایک لوگ کہ حلال جانینگے ریشم کو اور شراب کو اور

المعازف فزعم انہ وان اخرجہ البخاری منقطع انتھی وکذا طرح المحققون

اور باجون کو پس کہا ابن حزم نے کہ تحقیق یہہ حدیث اگرچہ روایت کیا اسکو بخاری نے منقطع ہے تمام ہوا کلام نووی کا اور اسیطرح پہینکی

قول داود الظاہری کما صرح بہ الامام النووی فی شرح مسلم فی باب

قول داود ظاہری کا جیسے کہ تصریح کی ہے امام نووی نے بیچ شرح مسلم کے بیچ باب

تحریم استعمال اوانی الذھب والفضۃ من کتاب اللباس والزینۃ حیث قال

تحریم استعمال باسنون سونے اور چاندی کے کتاب لباس اور زینت سی جبکہ کہا

قال اصحابنا انعقد الاجماع علی تحریم الاکل والشرب وسائر الاستعمال

کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ منعقد ہوا ہے اجماع اوپر حرام کرنے کہانی اور پینے کے اور تمام استعمال کے

فی اناء الذهب والفضة الا ما حکی عن داود الظاهری وقول للشافعی فی القدیم

بیچ باسنوں سونے اور چاندی کے مگر جو کچھ کہ نقل کیا گیا ہی داود ظاہری سے اور قول قدیم شافعی کیسی

فهما مردودان بالنصوص والاجماع وهذا یحتاج الیه علی قول من یعتد بقول

سو وہ دونوں رد کئے گئے ہیں ساتھ نصوص اور اجماع کی اور اسکی طرف حاجت ہے اوپر قول اس شخص کے

داود فی الاجماع والخلاف والا فالمحققون یقولون لا یعتد به لاخلاله بالقیاس

کہ اعتبار کرتا ہی ساتھ قول داود کی اجماع میں اور خلاف میں ورنہ پس محققین کہتے ہیں کہ نہ اعتماد کیا جاوے ساتھ قول اسکے واسطے خلل انکے

وهو احد شروط المجتهد الذی یعتد به انتهی کلام النووی الشافعی

اور وہ ایک شرطوں مجتہد کیسی ہے کہ اعتماد کیا جاوے اسپر تمام ہوا کلام نووی شافعی کا

والجواب عن الایة الثانیة انه لیس معناه ما فهمه بل

اور جواب دوسری آیت کا یہہ ہے کہ نہیں ہیں معنی اوسکی جو کچھ کہ سمجھا انکے بلکہ

معناه انهم یتبعوهم فی تحلیل ما حرم الله تعالی وتحریم ما احل الله

معنے اوسکے یہہ ہیں کہ وہ پیروی کرتے ہیں علماء و درویشوں کی بیچ حلال کرنے اوس چیز کی کہ حرام کی اللہ تعالی نے اور بیچ حرام کرنے

تعالی قال فی تفسیر الجلالین اتخذوا احبارهم علماء الیهود ورهبانهم

تعالی نے کہا بیچ تفسیر جلالین کے پکڑا یہود و نصاری نے علماء اور فقیروں کو

عباد النصاری اربابا من دون الله حیث اتبعوهم فی تحلیل ما حرم وتحریم

رب باسوا اللہ کی جبکہ پیروی کی اونکی بیچ حلال کرنے اوس چیز کے کہ حرام کی اللہ نے اور بیچ حرام کرنے

ما احل انتهى وقال فى التفسير النيشابورى ونقل عن عدى بن حاتم انه كان

اور بیچیز کی کہ حلال کی اللہ نے تمام ہوا کلام جلالین کا اور کہا بیچ تفسیر نیشاپوری کے اور نقل کیا گیا ہی عدی بن حاتم سے کہ وہ تھے

نصرانیا فانتهى الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ سورة براءة فلما

نصرانی پس پہنچے طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ آپ پڑھ رہی تھے سورہ برات پس جبکہ

وصل الى هذه الاية قال عدى انا لسنا نعبدهم فقال اليس تحرمون

پہنچے حضرت طرف اس آیت کی کہا عدی نے کہ بلاشبہ ہم نہین پوجتے علما اور فقیرون کو پس فرمایا حضرت نے کیا نہین حرام

ما احل الله وتحلون ما حرم الله فقلت بلى فقال تلك عبادتهم انتهى

اوس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے اور نہین حلال جانتی او سچیز کو کہ حرام کی اللہ نے پس کہا مینی ہان پس فرمایا حضرت نے کہ یہی عبادت انکی

والائمة الاربعة ليسوا من هذا القبيل فما كانوا مصداق هذه الاية

اور چارون امام نہین ہین اس قبیل سے پس نہ ہوی وہ مصداق اس آیت کے

انتهى كلام زيد فقال عمرو فلو سلم جوازه فانحصاره فى المجتهدين باطل

تمام ہوا کلام زید کا پھر کہا عمرو نے پس اگر مانا جاوے جواز تقلید کا پس منحصر ہونا تقلید کا بیچ مجتہدون کے باطل ہے

لقوله تعالى ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ولكون الاجماع على

واسطے فرمانے اللہ تعالی کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن واسطے ذکر کی پس آیا کوئی نصیحت ماننے والا اور واسطے ہونے اجماع کے اوپر

ذلك قال القرافى وقد انعقد الاجماع على ان من اسلم فله ان يقلد من شاء

اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا اجماع اسپر کہ جو اسلام لاوے پس واسطے اوسکی جائز ہی یہہ کہ تقلید کرے

من العلماء من غير حجر انتهى فالوقوف على الترجمة العربية بحسب اللغة

علما مین بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام قرافی کا پس واقف ہونا اوپر ترجمہ عربی کے فقط باعتبار لغت کے

كَافٍ وَمُغْنٍ فَضْلًا اَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا اِنْتَهٰى كَلَامُ عَمْرٍو فَقَالَ زَيْدٌ اِنَّ

کافی ہے اور بے پروا کرنیوالا ہے حاجت اسکی نہین کہ ہو عالم تمام ہوا کلام عمرو کا پس کہا زید نے کہ بلاشبہ

اِنْحِصَارَهٗ فِى الْمُجْتَهِدِيْنَ وَاجِبًا بِالْاِجْمَاعِ لِاَنَّ الْمُفْتِىَ لَيْسَ اِلَّا الْمُجْتَهِدُ

منحصر ہونا تقلید کا مجتہدون مین واجب ہی بالاجماع اسلئے کہ فتوی دینی والا نہین ہوتا مگر مجتہد

بِالْاِجْمَاعِ قَالَ الطَّحْطَاوِىُّ فِىْ شَرْحِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَالشَّامِىُّ فِىْ رَدِّ الْمُحْتَارِ

بالاجماع کہا طحطاوی نے بیچ شرح در مختار کے اور شامی نے بیچ رد محتار

شَرْحِ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَصَاحِبُ الْبَحْرِ فِى الْبَحْرِ الرَّائِقِ وَالرَّسَائِلِ الزَّيْنِيَّةِ قَالَ

شرح در مختار کے اور صاحب بحر نے بیچ بحر الرائق کے اور رسائل زینیہ کے کہا

الشَّيْخُ ابْنُ الْهُمَامِ فِىْ فَتْحِ الْقَدِيْرِ قَدِ اسْتَقَرَّ رَاْىُ الْاُصُوْلِيِّيْنَ عَلٰى اَنَّ الْمُفْتِىَ

شیخ ابن ہمام نے بیچ فتح القدیر کے کہ تحقیق ٹھہری ہی رائی اصولیون کی اسپر کہ مفتی فقط

هُوَ الْمُجْتَهِدُ وَاَمَّا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ مِمَّنْ حَفِظَ اَقْوَالَ الْمُجْتَهِدِ فَلَيْسَ بِمُفْتٍ فَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ

مجتہد ہے اور اما پر غیر مجتہد ان لوگون مین سے کہ یاد رکھی ہین قوال مجتہد کی پس نہین ہی مفتی پس واجب ہے اوپر غیر مجتہد کے

اِذَا سُئِلَ اَنْ يَذْكُرَ قَوْلَ الْمُجْتَهِدِ عَلٰى وَجْهِ الْحِكَايَةِ اِنْتَهٰى وَقَالَ شَيْخُ

کہ جب پوچھا جاوے اوس سے مسئلہ یہہ کہ ذکر کری قول مجتہد کا اوپر وجہ حکایت کی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا شیخ

الْاِسْلَامِ الْعَيْنِىُّ فِىْ شَرْحِ الْكَنْزِ فِىْ كِتَابِ الْقَضَاءِ قَالَ الْبَزْدَوِىُّ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ

الاسلام عینی نے بیچ شرح کنز کے بیچ کتاب قضا کے کہ کہا بزدوی نے کہ اجماع کیا ہی علماء

وَالْفُقَهَاءُ عَلٰى اَنَّ الْمُفْتِىَ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ

اور فقہا نی اسپر کہ مفتی کو واجب ہے یہہ کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہو

اھل الاجتہاد فلا یحل له ان یفتی الا بطریق الحکایة انتھی وقال

اہل اجتہاد سے پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ کہ فتوی دے مگر بطریق حکایت کے تمام ہوا کلام صیرفی کا اور کہا

فی الفتاوی الظهیریة فی کتاب القضاء اجمع الفقهاء علی ان المفتی وجب ان

بیچ فتاوی ظہیریہ کی بیچ کتاب قضا کی کہ اجماع کیا ہی فقہا نے اسپر کہ مفتے واجب ہے یہہ کہ

یکون من اهل الاجتهاد وان لم یکن من اهل الاجتهاد فلا یحل له ان

ہو اہل اجتہاد سے پس اگر نہو اہل اجتہاد سی پس نہیں درست ہے اوسکو یہہ کہ

یفتی الا بطریق الحکایة انتھی وقال الامام الاسنوی فی اخر شرح

فتوی دے مگر بطریق حکایت کی تمام ہوا کلام ظہیریہ والے کا اور کہا امام اسنوی نے بیچ آخر شرح

منهاج الاصول للقاضی البیضاوی انهم اتفقوا علی ان العامی لا یجوز له

منہاج الاصول کے کہ کتاب قاضی بیضاوی کی ہی یہہ کہ علمانے اتفاق کیا ہی اسپر کہ عامی کو نہیں جایز ہی

ان یستفتی الا ممن غلب علی ظنه انه من اهل الاجتهاد والورع انتھی

یہہ کہ فتوی پوچھی مگر اوس شخص سے کہ غالب ہو اوپر ظن اوسکے کہ تحقیق وہ اہل اجتہاد اور ورع سی ہی تمام

وقال الشیخ ابن الهمام فی اخر تحریر الاصول مسئلة الاتفاق علی حل

اور کہا شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر الاصول کے مسئلہ کہ اتفاق ہے علما کا اوپر درست ہونے

الاستفتاء ممن عرف انه من اهل الاجتهاد والعدالة وعلی امتناعه

فتوی پوچھنے کی اوس شخص سے کہ جانتا ہی کہ وہ اہل اجتہاد اور عدالت سی ہی اور اتفاق ہے اوپر منع کرنے

ان ظن احدهما انتھی وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی کتاب الاقضیة

اگر گمان کرے ایک دونوں کو تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا امام نووی نے بیچ شرح مسلم کی بیچ کتاب اقضیة کے

قَالَ الْعُلَمَاءُ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ فِيْ حَاكِمٍ عَالِمٍ اَهْلٍ لِلْحُكْمِ

کہا علماءنے کہ اجماع کیاہی مسلمانوں نے اوپر کہ یہہ حدیث بیچ حق حاکم عالم اہل حکم کے ہے

فَاِنْ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ اَجْرٌ بِاجْتِهَادِهٖ وَاَجْرٌ بِاِصَابَتِهٖ وَاِنْ اَخْطَاءَ

پس اگر پہچانا مطلب کو تو واسطی اوسکی دو ثواب ہین ایک ثواب سبب اجتہاد اوسکیکے ہی اور ایک ثواب بسبب پہنچنے مطلب کے ہی

فَلَهٗ اَجْرٌ بِاجْتِهَادِهٖ قَالُوْا فَاَمَّا مَنْ لَيْسَ بِاَهْلٍ لِلْحُكْمِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ الْحُكْمُ

تو اوسکے لئی ایک ثواب ہے بسبب اجتہاد اوسکیکے کہا علمانے اہی پر جو شخص کہ نہ ہو اہل حکم کا پس نہین درست ہے اوسکو حکم کرنا

فَاِنْ حَكَمَ فَلَا اَجْرَ لَهٗ بَلْ هُوَ اٰثِمٌ وَلَا يَنْفُذُ حُكْمُهٗ فَهُوَ عَاصٍ فِيْ

پس اگر حکم کری پس نہین ثواب ہے واسطے اوسکے بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہین جاری ہوگا حکم اوسکا پس وہ گنہگار ہے بیچ

جَمِيْعِ اَحْكَامِهٖ سَوَاءٌ وَافَقَ الصَّوَابَ اَمْ لَا وَهِيَ مَرْدُوْدَةٌ كُلُّهَا وَلَا يُعْذَرُ

تمام احکاموں اپنے کی برابر ہے کہ موافق ہو صواب کو یا نہ ہو اور وہ احکام رد کئے جاینگے سارا اور نہین معذور ہوگا

فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ انْتَهٰى فَحَصَلَ مِنَ الْاِجْمَاعِ اَنَّ الْمُفْتِيَ هُوَ الْمُجْتَهِدُ

بیچ کسی چیز کی اون میں سے تمام ہوا کلام نووی کا پس حاصل ہوا اجماع سے کہ بلاشبہ مفتی مجتہد ہی ہے

لَا غَيْرُ فَاَمَّا غَيْرُ الْمُجْتَهِدِ فَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَحْكُمَ وَيُفْتِيَ اِلَّا بِطَرِيْقِ

نہ غیر اوسکا پس اما پر غیر مجتہد پس نہین درست ہے اوسکو یہہ کہ حکم کری یا فتوی دی مگر بطریق

الْحِكَايَةِ وَاِلَّا لَكَانَ عَاصِيًا فِيْ جَمِيْعِ اَحْكَامِهٖ وَلَا يُعْذَرُ فِيْ

نقل کے ورنہ البتہ ہوگا گنہگار بیچ جمیع احکام اپنے کے اور نہین معذور ہوگا بیچ

شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَالْجَوَابُ مِنَ الْاٰيَةِ اَنَّ مَعْنَاهَا مَا فَسَّرَ بِهٖ

کسی چیز کے پس جواب آیت کا یہہ ہے کہ معنے اوسکے وہ ہین جو تفسیر کے

المفسرون فی تفاسیرهم مثلاً قال فی تفسیر الجلالین ولقد یسرنا

مفسروں نے بیچ تفسیروں اپنی کی مثلاً کہا بیچ تفسیر جلالین کے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے

القرآن للذکر سهلناه للحفظ او هیأناه للتذکر انتهی وقال

قرآن کو واسطے ذکر کے یعنی سہل کیا ہمنے اوسکو واسطے حفظ کی یا مہیا کیا ہمنے اوسکو واسطے نصیحت قبول کرنی کے تمام ہوا کلام

فی تفسیر معالم التنزیل ولقد یسرنا القرآن للذکر لیتذکر ویعتبر

بیچ تفسیر معالم التنزیل کی اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآنکو واسطے ذکر کے یعنی تاکہ نصیحت قبول کریں اور عبرت پکڑیں

وقال سعید بن جبیر یسرناه للحفظ والقراءة انتهی فکان المعنی هکذا

اور کہا سعید بن جبیر نے کہ آسان کیا قرآنکو واسطے حفظ کے اور پڑھنی کی تمام ہوا کلام معالم التنزیل کا پس ہوئے معنے اسطرح

ولقد یسرنا القرآن للذکر والوعظ فهل من مدکر وهو ظاهر القرآن

البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے ذکر کے اور نصیحت کے پس آیا کوئی ہی نصیحت قبول کرنیوالا اور یہہ ہی ظاہر قرآن ہے

وهو المراد بدلالة الآیات الاخری قال الله تعالی وهو الذی بعث فی

اور یہہ ہی مراد ہی بسبب دلالت کرنے اور آیتوں کے   فرمایا اللہ تعالی نے   وہ اللہ ایسا ہی کہ بھیجا

الامیین رسولا منهم یتلو علیهم ایاته ویزکیهم ویعلمهم الکتب

ان پڑھوں میں رسول اون میں سی پڑھتا ہی اوپر اونکی آیتیں خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب

والحکمة وقال الله تعالی ولقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولا

اور سنت۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے البتہ تحقیق احسان رکھتا ہی اللہ اوپر مسلمانوں کے کہ بھیجا اون میں رسول

من انفسهم یتلو علیهم ایاته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة وقال الله

جو اونہی میں سی پڑھتا ہی اوپر اونکی آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب اور سنت اور فرمایا

تعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرانه فاذا قرأناه فاتبع قرانه ثم ان

تعالی نے نہ ہلا تو ساتھ قران کے زبان اپنی تو کہ جلد پڑھے قران تحقیق اوپر ہمارے ہے جمع کرنا قران کا اور پڑھنا اوسکا پس جس وقت کہ پڑھیں ہم

علينا بيانه فهذه الآيات دالة على ان تفسير القران في بيان معانيه

ہمارے ہے بیان کرنا اوسکا پس یہہ آیتیں دلالت کرتی ہیں اوپر کہ تفسیر قران کی اور بیان معانی اونکے کا

في الاحكام من وجوه الترجيح وتخصيص العموم ومراد المجمل وبيان المجمل

بیچ احکام کے وجوہ ترجیح سی اور خاص کرنے عموم سے اور مراد مجمل سے اور بیان مجمل

المطلق والمنسوخ والتطبيق والتوفيق بين الآيات والاحاديث في غير ذلك

مطلق سے اور منسوخ اور تطبیق اور توفیق سے درمیان آیتوں اور حدیثوں کے اور غیر اوسکے

مما في الكتب عند استخراج الاحكام يحتاج الى كمال العلم لانه اذا

اور جو چیز ہے کہ کتابوں میں ہے وقت نکالنے احکاموں کے محتاج ہیں طرف کمال علم کے اسلئے کہ جب

احتاج اهل اللسان وهم العرب والاصحاب بعد التلاوة عليهم الى التعليم

محتاج ہوئے زبان والے کہ وہ عرب اور اصحاب ہیں بعد پڑھنے کے اوپر انکے طرف تعلیم کی

فغيرهم اولى والجواب عن الاجماع ان المراد من العلماء اهل

پس غیر اونکا لینا اولی محتاج ہونگے اور جواب اجماع کا یہہ ہے کہ مراد علما سی اہل

الاجتهاد بدليل ما ذكر من الاجماع انتهى كلام زيد فقال عمرو

اجتہاد ہیں ساتھ دلیل اوس مضمون کے کہ ذکر کئے گئی اجماع سے تمام ہوا کلام زید کا پس کہا عمرو نے

فلو سلم انحصاره في المجتهدين فانحصاره في المذاهب الاربعة باطل

پس اگر مانا جاوے منحصر ہونا تقلید کا بیچ مجتہدوں کے تو منحصر ہونا تقلید کا بیچ چاروں مذہبوں کے باطل ہے

لقوله

لِقَولِهٖ تَعَالیٰ فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ وَلِکَوْنِ الْاِجْمَاعِ

واسطے قول اللہ تعالیٰ کے پس پوچھو تم عالم سے اگر نہیں جانتے ہو تم اور باطل ہے واسطے ہونے اجماع کے

عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ الْقَرَافِیُّ وَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَسْلَمَ فَلَهٗ اَنْ یُّقَلِّدَ

اوپر اسکی کہا قرافی نے اور تحقیق منعقد ہوا ہے اجماع اوپر کہ جو مسلمان ہو پس واسطے اوسکی جائز ہے یہہ کہ تقلید کرے

مَنْ شَاءَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَیْرِ حَجْرٍ اِنْتَهٰی کَلَامُ عَمْرٍو وَقَالَ زَیْدٌ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ

جسکی چاہے علماء میں سے بغیر ممانعت کے تمام ہوا کلام عمرو کا اور کہا زید نے کہ بلاشبہ منحصر ہونا تقلید کا

فِی الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ لِاَجْلِ انْتِظَامِ الدِّیْنِ ثَابِتٌ بِاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ

بیچ چاروں مذہب کے واسطے انتظام دین کی ثابت ہے ساتھہ اجماع اہل سنت

وَالْجَمَاعَةِ قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ الْمَکِّیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُبِیْنِ شَرْحِ الْاَرْبَعِیْنَ

اور جماعت کے کہا علامہ ابن حجر مکی نے بیچ فتح مبین شرح اربعین کے

لِلْاِمَامِ النَّوَوِیِّ فِیْ شَرْحِ الْحَدِیْثِ الثَّامِنِ وَالْعِشْرِیْنَ وَهٰذَا فِیْ حَقِّ الْمُقَلِّدِ

کہ امام نووی کی ہے بیچ شرح حدیث اٹھائیسویں کی اور یہہ بیچ حق مقلد

الصِّرْفِ فِیْ تِلْکَ الْاَزْمِنَةِ الْقَرِیْبَةِ مِنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ وَاَمَّا فِیْ زَمَانِنَا

صرف کی ہے بیچ اوس زمانہ کے کہ قریب تہا زمانہ صحابہ سے اور اب بیچ زمانہ ہمارے کے

فَقَالَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا لَا یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ غَیْرِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الشَّافِعِیِّ وَ

پس کہا بعض اماموں ہمارے نے کہ نہیں جائز ہے تقلید غیر ائمہ اربعہ کے کہ وہ شافعی اور

مَالِکٍ وَاَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ لِاَنَّ هٰؤُلَاءِ

مالک اور ابی حنیفہ اور احمد بن حنبل ہیں رضامندی ہو اللہ کی اوپر اون کے اسلئے کہ بلاشبہ یہہ لوگ

عُرِفَتْ قَوَاعِدُ مَذْهَبِهِمْ وَاسْتَقَرَّتْ اَحْكَامُهُمْ وَخَدَمَ تَابِعُوهُمْ

پہچانے گئے قواعد مذہب اونکی کے اور مقرر ہو گئے احکام اونکے اور خدمت کی اتباع اونکے نے

وَحَرَّرُوهَا فَرْعًا فَرْعًا وَحُكْمًا حُكْمًا فَلَا يُوجَدُ حُكْمٌ اِلَّا وَهُوَ مَنْصُوصٌ

اور لکھے اونہوں نے وہ فرع فرع اور حکم حکم جدا جدا پس نہیں پایا جاتا ہی کوئی حکم مگر وہ معلوم ہے

لَهُمْ اِجْمَالًا اَوْ تَفْصِيلًا بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ فَاِنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تُحَرَّرْ وَلَمْ تُدَوَّنْ

اونسے اجمالا یا تفصیلا بخلاف غیر اونکے پس تحقیق مذہب اور دین کے نہیں لکھے گئے اور نہ جمع کیے گئے

كَذٰلِكَ فَلَا يُعْرَفُ لَهَا قَوَاعِدُ يُسْتَخْرَجُ اَحْكَامُهَا فَلَمْ يَجُزْ تَقْلِيدُهُمْ

اوسطرح پس نہیں پہچانی جاتے ہیں واسطے اونکی قاعدے کہ لگائے جاویں اونسے احکام پس نہ جایز ہوئی تقلید اونکے

فِيمَا حُفِظَ عَنْهُمْ لِاَنَّهُ قَدْ يَكُونُ مَشْرُوطًا بِشُرُوطٍ اُخْرٰى وَكَلُوهَا اِلَى

بیچ اوس چیز کے کہ نقل کے گئی اونسے اسلئے کہ وہ نقل کبھی ہوتی ہی شرطوں کی ساتھہ اور شرطونکی کہ سونپا ہی اونکو طرف

فَهْمِهَا مِنْ قَوَاعِدِهِمْ فَقَلَّتِ الثِّقَةُ بِمَا حُفِظَ عَنْهُمْ مِنْ قَيْدٍ اَوْ شُرُوطٍ

سمجھنے اونکی کی قواعد اونکے سے پس کم ہوا اعتماد ساتھہ اوس چیز کے کہ منقول ہی اونسے قسم قید سے یا شرط سے

فَلَمْ يَجُزِ التَّقْلِيدُ حِ انْتَهٰى وَقَالَ الْاَسْنَوِيُّ فِي اٰخِرِ شَرْحِ مِنْهَاجِ الْاُصُولِ

پس نہ جایز ہوئی تقلید اوسوقت تمام ہوا کلام ابن حجر کا اور کہا اسنوی نے بیچ آخر شرح منہاج الاصول کے

لِلْقَاضِي الْبَيْضَاوِيِّ قَالَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِي الْبُرْهَانِ اَجْمَعَ الْمُحَقِّقُونَ

کہ جو قاضی بیضاوی کی ہی کہ کہا امام الحرمین نے بیچ برہان کے کہ جمع ہوئے ہیں محقق

عَلٰى اَنَّ الْعَوَامَّ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَعْمَلُوا بِمَذْهَبِ الصَّحَابَةِ بَلْ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَّبِعُوا

اسپر کہ عوام کو نہیں لایق ہے یہہ کہ عمل کریں مذہب صحابہ پر بلکہ لازم ہی اونپر یہہ کہ پیروی کریں

مذهب الائمة الذين سبروا فنظروا وبوبوا الابواب وذكروا اوضاع

مذہب اون ائمہ کی کہ جنہوں نے اصول مقرر کئی پھر نظر کی اور مقرر کئی باب اور ذکر کئے اوضاع

المسائل واوضحوا طرق النظر وهذبوا المسائل وبينوها وجمعوها

مسایل کے اور واضح کیں راہیں نظر کی اور ستہری نکالی مسئلے اور بیان کیا اونکو اور جمع کیا اونکو

وذكر ابن الصلاح ايضا ما حاصله انه يتعين تقليد الائمة الاربعة دون

اور ذکر کیا ابن صلاح نے بھی کہ حاصل اوسکا یہہ ہے کہ بلا شبہ مقرر ہوئی تقلید چاروں اماموں کی نہ

غيرهم لان مذاهب الائمة الاربعة قد انتشرت وعلم تقييد مطلقها

اوروں کی اسلئے کہ مذہب چاروں اماموں کے بلا شبہ پھیل رہے ہیں اور جانا گیا قید کرنا مطلق اونکی کا

وتخصيص عامها وشروط فروعها بخلاف مذاهب غيرهم انتهى وقال

اور خاص کرنا عام اونکی کا اور شرطیں فروع اونکی کے بخلاف مذہب اوروں کی تمام ہوا کلام [illegible] کا اور کہا

الشيخ ابن الهمام في آخر تحرير الاصول تكملة نقل الامام اجماع المحققين

شیخ ابن ہمام نے بیچ آخر تحریر اصول کے یہہ تکملہ ہی نقل کیا امام نے جمع ہونا محققین کا

على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل عليهم من بعدهم الذين

اوپر منع کرنے عوام لوگوں کے تقلید صحابہ کی سے بلکہ لازم ہے عوام پر تقلید کرنی اونکی کہ بعد صحابہ

سبروا ووضعوا ودونوا وعلى هذا ما ذكر بعض المتاخرين منع تقليد

اصول مقرر کئی اونہوں نے وضع کئی مسائل اور جمع کئی اور بنا بر اسکی ہی جو کچھ کہ ذکر کیا بعض متاخرین نے منع ہونا تقلید کا

غير الائمة الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد مسائلهم و

سوائے چاروں اماموں کے واسطے انضباط مذہب اونکے کے اور مقید ہونے مسائل اونکی کے اور

وَتَخْصِيصِ عُمُومِهَا وَلَمْ يُدْرَ مِثْلُهُ فِي غَيْرِهِمْ لِأَنْ لِانْقِرَاضِ اتْبَاعِهِمْ

اور خاص کرنا عموم مسائل کا اور جانا گیا مثل اسکا بیچ غیر اونکی کے اسواسطے ہو جکنے اتباع اونکی

وَهُوَ الصَّحِيحُ انْتَهَى وَقَالَ صَاحِبُ الْبَحْرِ الرَّائِقِ فِي الْاَشْبَاهِ فِي الْفَنِّ الْاَوَّلِ فِي

اور یہی ہے صحیح ہی تمام ہوا کلام ابن ہمام کا اور کہا صاحب بحرالرائق نے بیچ اشباہ کی بیچ فن اول کے پہلے قاعدہ

الْقَاعِدَةِ الْاُولَى الْاِجْتِهَادُ لَا يُنْقَضُ بِالْاِجْتِهَادِ وَمَا خَالَفَ الْاَئِمَّةَ الْاَرْبَعَةَ

میں . اجتہاد نہیں ٹوٹتا ہے ساتھ اجتہاد کے اور جو کچھ مخالف چاروں اماموں کے

فَهُوَ مُخَالِفٌ لِلْاِجْمَاعِ وَاِنْ كَانَ فِيهِ خِلَافُ غَيْرِهِمْ فَقَدْ صَرَّحَ فِي التَّحْرِيرِ

پس وہ مخالف ہی اجماع کی اگرچہ ہو بیچ اوسکے خلاف غیر اونکا پس تحقیق تصریح کی گئی ہی بیچ تحریر

اَنَّ الْاِجْمَاعَ قَدِ انْعَقَدَ عَلَى عَدَمِ الْعَمَلِ بِمَذْهَبٍ مُخَالِفٍ لِلْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ انْتَهَى

کہ بلاشبہ اجماع تحقیق منعقد ہوا ہے اوپر نہ عمل کرنیکے اوس مذہب پر کہ مخالف ہے چاروں اماموں کے تمام ہوا کلام

وَقَالَ الْقَاضِي فِي التَّفْسِيرِ الْمَظْهَرِيِّ تَحْتَ قَوْلِهِ تَعَالَى اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ

اور کہا قاضی ثناء اللہ نے بیچ تفسیر مظہری کی نیچے قول اللہ تعالیٰ کی اربابا من دون اللہ

فَاِنَّ اَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ قَدِ افْتَرَقَتْ بَعْدَ الْقُرُونِ الثَّلٰثَةِ اَوِ الْاَرْبَعَةِ

پس تحقیق اہل سنت اور جماعت تحقیق متفرق ہوئی بعد تینوں قرنوں کے یا چاروں کے

عَلَى اَرْبَعَةِ مَذَاهِبَ وَلَمْ يَبْقَ فِي الْفُرُوعِ سِوٰى هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ

اوپر چاروں مذہبوں کے اور نہیں باقی رہا بیچ فروع کی سوا ان چار مذہبوں کے

فَقَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ الْمُرَكَّبُ عَلَى بُطْلَانِ قَوْلٍ يُخَالِفُ كُلَّهُمْ وَقَدْ قَالَ

پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب اوپر باطل ہونے اوس قول کے کہ مخالف ہو چاروں کے اور تحقیق فرمایا

رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ و قال اللہ تعالی

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہوتی ہے امت میری گمراہی پر اور تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے

ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا

اور جو کوئی پیروی کرے غیر راہ مومنوں کے پھیر دیتے ہیں ہم اوسکو اوسی طرف کہ پھرا اور داخل کرینگے اوسکو جہنم میں اور بری ہے

انتہی وقال الطحطاوی فی شرح الدر المختار فی کتاب الذبح قال بعض

تمام ہوا کلام حوالہ صاحب کا اور کہا طحطاوی نے بیچ شرح در المختار کے بیچ کتاب ذبح کے کہ کہا بعض

المفسرین ہذہ الطائفۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ

مفسرین نے کہ یہہ جماعت نجات پانے والی کہ جسکو کہتے ہیں اہل سنت وجماعت

قد اجتمعت الیوم فی المذاہب الاربعۃ ہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون

تحقیق جمع ہوئے ہیں آجکے دن بیچ چاروں مذہبوں کے کہ وہ حنفی اور مالکی اور شافعی

والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعۃ فی ذلک

اور حنبلی ہیں اور جو کوئی کہ ہو خارج ان چاروں مذہبوں سے بیچ اس زمانہ کے

الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار انتہی لکن المہدی علیہ السلام

پس وہ اہل بدعت اور دوزخی ہے تمام ہوا کلام طحطاوی کا لیکن مہدی علیہ السلام

مستثنی عن ذلک لانہ افضل ومذہبہ احسن المذاہب بالنصوص

اس سے مستثنے ہیں کیونکہ وہ افضل ہیں اور اونکا مذہب سب مذہبوں سے احسن ہے باعتبار نصوص کے

فالجواب عن الایۃ ان جمیع افراد اہل الذکر غیر مراد بالاجماع

پس آیت کا تو جواب یہہ ہے کہ اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع مراد نہیں ہیں۔

فالآية معللة بعلة تكميل الدين لأن الأمر بالسؤال لم يكن إلا

پس آیت ساتھہ علت تکمیل دین کے معلل ہے اسلئے کہ سوال کا حکم صرف اسیہی واسطی تھا

لذلك فالآية معللة بعلة التكميل فحملت الآية على هؤلاء

سو آیت ساتھہ علت تکمیل دین کی معلل ہوئی اب یہ ان چارون امام پر

الأئمة الأربعة في زماننا لأن تكميل الدين في زماننا في هؤلاء

ہمارے زمانہ مین محمول ہے اسلئے کہ دین کی تکمیل اس زمانہ مین اون مین ہے

لا في غيرهم كما مر والجواب عن الإجماع أن المراد من العلماء

غیر مین نہین چنانچہ گذر چکا اور اجماع کا جواب یہہ ہے کہ علماسے مراد یہی ہے

هؤلاء الأئمة الأربعة بدليل ما ذكر انتهى كلام زيد فقال عمرو

چارون امام ہین اسکے دلیل وہ ہی ہی جو ذکر ہو چکا زید کی تقریر تمام ہوئی پس عمرو نے کہا

لو سلم انحصاره في المذاهب الأربعة فتعيين المذهب الواحد غير واجب

اور اگر اوسکا انحصار چارون مذہب مین تسلیم کیا جاوی تو ایک مذہب کی تعیین واجب نہین ہے

لقوله تعالى فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون ولانعقاد

اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی پس پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے اور اسلئے کہ اسپر

الإجماع على ذلك قال القرافي قد انعقد إجماع الصحابة على أن من

اجماع ہو رہا ہے قرافی کہتا ہی بیشک صحابہ کا اسپر اجماع ہے کہ جو شخص

استفتى أبا بكر وعمر فله أن يستفتي أبا هريرة ومعاذ بن جبل وغيرهما

ابوبکر اور عمر سے فتوی لیوی تو اوسکو یہہ بھی اختیار ہی کہ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل وغیرہ سے فتوی لیوی

ويعمل

ويعمل بقولهم من غير نكير انتهى ذكره السيوطي في جزيل المواهب وقد ذكر

اور انکی قول پر بے عمل کرے اسکا کسی نے انکار نہیں کیا تمام ہوا اسکو سیوطی نے جزیل المواہب میں ذکر کیا ہی اور

في كتب الاصول ان المقلد اذا التزم مذهبا هل وجب عليه الاستمرار ام

کتب اصول میں یہہ مذکور ہی کہ مقلد جب ایک مذہب کو اختیار کرلی آیا اوسپر اوسہی مذہب پر قائم رہنا واجب ہی یا نہیں

فقال بعضهم نعم وقال البعض لا وهو المختار اذ لا واجب الا ما اوجبه الله تعالى

بس کوئی کہتا ہی ہان واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہین واجب اور یہہ ہی مختار ہی اسلئے کہ سوا واجب کئے ہوی اللہ کے کچھہ واجب نہین ہوتا

ولم يوجب على احد ان يتمذهب باحد انتهى كلام عمرو فقال زيد ان تعيين

اور اللہ تعالی نے کسی پر یہہ واجب نہین کیا کہ ایکہی مذہب میں رہا کری کلام عمرو کا تمام ہوا بس زید کہتا ہی کہ بیشک چار

مذهب الواحد من الائمة الاربعة واجب لاجل انتظام الدين بالكتاب والسنة

اماموں میں سے ایک مذہب کے تعین واسطے انتظام دین کے قرآن اور حدیث

والاجماع والقياس والعقل فاما الكتاب فقال الله تعالى ففهمناها سليمان فالاية

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے رو سے واجب ہے قرآن تو یہہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی بس سمجھا دیا ہمنی وہ بات سلیمان کو

تدل على اصابة سليمان دون داود عليهما السلام فالاية تدل على ان

دلالت کرتی ہی کہ سلیمان علیہ السلام صواب پر تھے داود علیہ السلام صواب پر نہ تھے. بس یہہ آیت دلالت کرتی ہے

المجتهد قد يخطى وقد يصيب واما السنة فاخرج عن ابي هريرة وغيره

کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہی اور کبھی صواب اور رہے حدیث سو ابو ہریرہ وغیرہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم حکم کری اور اجتہاد کری اور صواب پر جاوی

فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر متفق عليه فالحديث المتفق

تو اوسکی لیے دوہرا ثواب ہے اور جب حکم کرے اور اجتہاد کرے اور خطا ہو جاوے تو اوسکو اکہرا اجر ہے متفق علیہ پس متفق علیہ حدیث

عليه نص صريح فى ان المجتهد قد يخطى وقد يصيب واما الاجماع فقال الامام

اس مدعا پر نص صریح ہی کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور اجماع یہہ ہے کہ امام

النووى فى شرح مسلم فى كتاب الاقضية تحت ذلك الحديث قال العلماء

نووی شرح مسلم کے کتاب الاقضیہ میں اس حدیث کے تحت میں کہتے ہیں علماء کہتے ہیں

اجمع المسلمون على ان ذلك الحديث فى حاكم عالم اهل للحكم فان اصاب فله

کہ تمام مسلمانوں کا اسپر اجماع ہی کہ یہہ حدیث ایسے حاکم عالم کے حق میں ہے کہ حکم کا اہل ہو پس اگر وہ صواب پر

اجران اجر باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده

دوہرا اجر ہے اوسکی اجتہاد کا اور ایک اجر اوسکی اصابت کا اور اگر خطا کرے تو اوسکو ایک ہی اجر ہی اجتہاد کا

انتهى فذلك الاجماع اجماع على ان المجتهد قد يخطى وقد يصيب وعليه

تمام ہوا پس یہہ اجماع اسپر اجماع ہی کہ مجتہد سے کبھی خطا ہو جاتی ہی اور کبھی صواب ہوتا ہے اور اسی پر

الائمة الاربعة كما ذكرت فى قول السديد فى وجوب التقليد واما

چاروں امام ہیں چنانچہ میں نے قول السدید فی وجوب التقلید میں ذکر کیا ہے اور اسپر

القياس فقال العلامة التفتازانى فى شرح العقائد الثالث القياس

قیاس یہہ ہے کہ علامہ تفتازانی نے شرح عقائد میں کہتے ہیں تیسرا یہہ کہ قیاس

مظهر لا مثبت فان الثابت بالقياس ثابت بالنص ايضا معنى وقد اجمعوا على

ظاہر کر دیتا ہے ثابت نہیں کرتا کیونکہ جو مسئلہ قیاس سے ثابت ہوتا ہی وہ در معنی نص سے بہی ثابت ہوا ہی اور اسپر امام

أنّ الحقّ فيما ثبت بالنصّ واحد لا غير انتهى يعني أنّ الحقّ والصواب إذا كان فيما ثبت

کہ حق بات جو نص سے ثابت ہوتی ہے ایک ہے ہوتی ہی زیادہ نہیں تمام ہوا مراد یہہ ہے کہ بیشبہ حق اور صواب جبکہ نص سے ثابت ہو ایک ہی ہو

بالنصّ واحد فمقتضى القياس أن يكون الحقّ والصواب فيما ثبت بالقياس أيضًا

پس انجام قیاس کا یہہ ہے کہ حق اور صواب قیاس سے بھی ایک ہی ثابت ہو

واحدًا لاتّحاد العلّة وهو ثبوتها بالنصّ ولو معنىً لأنّ المجتهد عند أهل السنّة

کیونکہ علت متحد ہے یعنے اوسکا نص سے ثابت ہونا اگرچہ معنوی ہو اسلئے کہ مجتہد فریق اہل سنت و جماعت کے نزدیک

والجماعة مظهر كالسنّة لا مثبت لأنّ الحاكم هو الله تعالى وحده بالإجماع

مظہر ہوتا ہی جیسے سنت مثبت نہین ہوتا اسلئے کہ بالاجماع حاکم صرف اللہ تعالی ہی ہے پس تحقیق قیاس سے

فقد ثبت بالقياس أنّ المجتهد قد يخطئ وقد يصيب وأمّا العقل فقال العلّامة

یہہ ثابت ہوا کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور عقل یہہ ہے کہ علامہ

التفتازاني في شرح العقائد فلو كان كلّ مجتهد مصيبًا لزم اتّصاف

تفتازانی شرح عقائد مین کہتی ہین کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو ایک ہی

الفعل الحرمة والإباحة والصحّة والفساد والوجوب وعدم الوجوب انتهى

فعل حرام بھی ہوتا اور مباح بھی ہوتا یا صحیح بھی ہوتا اور فاسد بھی ہوتا یا واجب بھی ہوتا اور غیر واجب بھی

يعني لو كان كلّ مجتهد مصيبًا لزم اجتماع النقيضين في العمل والاعتقاد

مراد یہہ ہے کہ اگر ہر ایک مجتہد مصیب ہوتا تو عمل اور اعتقاد مین اجتماع نقیضین کا لازم آتا

وتحقيقه أنّه إذا اجتهد المجتهدان فقال أحدهما إنّ ذلك الفعل حلال

اسکی تفصیل یہہ ہے کہ دو مجتہد اگر اجتہاد کرین پس ایک کہے کہ یہہ فعل حلال ہے

وقال الآخر بحرمته او قال احدهما ان ذلك الفعل واجب وقال الآخر بوجوب

اور دوسرا کہے کہ یہہ حرام ہے یا ایک مجتہد یہہ کہے کہ یہہ فعل واجب ہے اور دوسرا کہے اسکا ترک

تركه او قال احدهما ان ذلك العمل صحيح وقال الآخر بفساده فلو كان كل

کرنا واجب ہے یا ایک کہے یہہ عمل صحیح ہے اور دوسرا کہے یہہ عمل فاسد ہے پس اگر ہر ایک

مجتهد مصيبا لزم اجتماع النقيضين في العمل والاعتقاد وهو باطل باتفاق

مجتہد مصیب ہو تو عمل اور اعتقاد مین اجتماع نقیضین کا لازم آویگا اور اجتماع نقیضین کا تمام

العقلاء كافة فثبت بالكتاب والسنة والاجماع والقياس والعقل ان

عقلاء کی اتفاق سے باطل ہی اب کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس سے اور عقل سے ثابت ہوا

المجتهد قد يخطي وقد يصيب ولا شك في ان كثير الاصابة هو الراجح

کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہی اور کبھی صواب اور اسمین شک نہین کہ جس مجتہد کی اصابت زیادہ ہو وہ نسبت غیر کے افضل

غيره فاذا كان الامر كذلك فقد وجب على المقلد اتباع المجتهد الراجح

اور راجح ہی جب یہہ امر ثابت ہوا تو بیشک مقلد پر اتباع مجتہد افضل کا واجب ہوا

لئلا يقع في اتباع كثير الخطاء عمدا وقصدا فقد حصل بما ذكر

تاکہ عمداً اور قصداً مجتہد کثیر الخطا کے اتباع مین نہ پڑجاوے اس تقریر سے یہہ حاصل ہوا

ان المقلد وجب عليه اتباع المجتهد الكامل من غيره بالكتاب والسنة

کہ مقلد پر اتباع افضل المجتہدین کا کتاب اور سنت

والاجماع والقياس والعقل كما صرح به العلامة القهستاني

اور اجماع اور قیاس اور عقل کے روسے واجب ہے چنانچہ اسکو علامہ قہستانی نے

فی شرح مختصر الوقایة قبیل کتاب الاشربة حیث قال واعلم ان من جعل

مختصر الوقایہ کی شرح میں کچھ پہلے کتاب اشربہ سے صاف کہا ہی جبکہ کہا ہی اور سمجھ لے کہ جنہی

الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من کل مذہب

حق کو متعدد کہا ہی جیسے معتزلہ تو اونہے عامی کے لئی یہہ اختیار ثابت کیا ہی کہ ہر ایک مذہب میں سے جو چاہے

ما یہواہ ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا کما فی

کے موافق ہو لے لیا کری اور جنہی حق کو ایک ٹھہرایا ہی جیسے ہمارے علما تو اونہی عامی کی لئی ایک امام لازم کیا ہی جیسی کشف

الکشف فلو اخذ من کل مذہب مباحہ صار فاسقا تاما کما فی شرح

میں ہے پھر اگر ایک مذہب میں مباح مباح لیا کری تو وہ شخص بڑا فاسق ہوگا چنانچہ شرح

الطحاوی انتہی وایضا نقول انہ ثابت بالکتاب والسنة والاجماع

طحاوی میں ہے تمام ہوا اور ہم کہتے ہیں کہ یہہ مدعا کتاب اور سنت اور اجماع

والقیاس بوجہ اٰخر فاما الکتب فقال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر

اور قیاس کے رو سے اور دلیل سے بھی ثابت ہے پھر کتاب تو یہہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہی پوچھو اہل ذکر سے

ان کنتم لا تعلمون فالاٰیة صریحة فی وجوب اتباع اھل الذکر لکن

اگر تم نہیں جانتے اب یہہ آیت صاف ظاہر ہے کہ اتباع اہل ذکر کا واجب ہے لیکن

جمیع افراد اھل الذکر غیر مراد بالاجماع کما لا یخفی فوجب الحمل

اہل ذکر کے تمام افراد بالاجماع مراد نہیں ہیں چنانچہ پوشیدہ نہیں ہے اب ایک فرد کامل پر محمول کرنا

علی الفرد الکامل لانہ المتیقن ولان المطلق یحمل علی الفرد الکامل

واجب ہوا کیونکہ یہہ ہے یقینی ہے اور اسلئے کہ مطلق غالب اوقات فرد کامل پر محمول ہوا کرتا

غالباً كما صرح به العلامة الحلبي في حاشية شرح الوقاية في بحث

جیسا کہ علامہ حلبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ مین اوقات کی

الاوقات حيث قال قلنا المطلق ينصرف الى الفرد الكامل غالباً انتهى

بحث مین اسکی تصریح کی ہی جہان کہا ہی ہم کہین گے کہ مطلق غالبا فرد کامل کی طرف پھرتا ہی تمام ہوا

ولانه قال الله تعالى واتبعوا احسن ما انزل اليكم من ربكم فالاية

اور اسلیے کہ اللہ فرماتا ہی اور عمل کرو احسن او چیز کا جو اوترا تمکو تمہاری رب سے پس اس آیت مین

نص في وجوب اتباع احسن ما انزل من الله تعالى ولا شك في ان المجتهد

حکم صریح ہی درباب وجوب پیروی کرنے بہتر کے جو اوترا رب کے طرف سے اور اسمین شک نہین ہی کہ مجتہد

انما هو مظهر للحكم لا مثبت فاذا كان الامر كذلك كانت الاحكام

صرف حکم مظہر ہوتا ہی مثبت نہین ہوتا پس جب یہہ مدعا ثابت ہوا تو جو احکام فرد کامل کے

المستخرجة بقوة الفرد الكامل احسن ما انزل من الاحكام المستخرجة

قوت اجتہادیہ سے ظاہر ہوئے ہین وہ بہ نسبت احکام جو غیر کامل کے قوت اجتہادیہ سے

بقوة غيره فدلت الاية ان الاية محمولة على الفرد الكامل فحصل

ظاہر ہوئے ہین احسن ہونگے اب یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ وہ آیت فرد کامل پر محمول ہے اب ان دلایل

مما ذكر من الادلة ان مراد الاية الفرد الكامل لا الناقص فوجب على

مذکورہ سے حاصل ہوا کہ اس آیت مین فرد کامل مراد ہی ناقص نہین اب مقلد پر

المقلد اتباع مذهب الفرد الكامل لا الناقص بذلك الكتاب [illegible]

اتباع مذہب مجتہد کامل کا بوسیلہ اس کتاب کی جسمین کچھ شبہ نہین وجب ہوا ناقص کا نہین

وانما

وَاَمَّا السُّنَّةُ فَاُخرِجَ عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

اور سنت سو عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَضَّرَ اللّٰہُ عَبدًا سَمِعَ مَقَالَتِی فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقہٍ

فرمایا تروتازہ کیجیو سدا اوس بندہ کو کہ میری بات سنی پہر اوسکو یاد رکہی اور دلمین رکہے اور اوسکو ادا کرے بس بعضے فقہ

غَیرِ فَقِیہٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقہٍ اِلٰی مَن ھُوَ اَفقَہُ مِنہُ رَوَاہُ اَحمَدُ وَاَبُو دَاؤدَ وَابنُ

فقیہ نہین ہوتے اور بعضے فقیہ اوٹہانیوالے فقہ اوسکی ہین جو اوس سے زیادہ فقیہ ہی یہہ حدیث احمد اور ابوداؤد اور

مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرمِذِیُّ ذَکَرَہٗ فِی المِشکوٰۃِ وَحَسَّنَہُ التِّرمِذِیُّ فَذٰلِکَ

ماجہ اور دارمی اور ترمذی نے روایت کی ہی مشکوۃ مین مذکور ہی اور اسکو ترمذی نے حسن کہا ہی اب یہہ

الحَدِیثُ یَدُلُّ عَلٰی اِتِّبَاعِ الاَفقَہِ اَیِ الفَردِ الکَامِلِ کَالاٰیَۃِ وَاَمَّا القِیَاسُ

حدیث افقہ یعنی فرد کامل کے اتباع پر دلالت کرتی ہی جیسے آیت دلالت کرتی تہے اور اب پر قیاس

فَلِاَنَّ المُجتَہِدَ الرَّاجِحَ عِندَ المُقَلِّدِ بِمَنزِلَۃِ الدَّلِیلِ الرَّاجِحِ عِندَ المُجتَہِدِ فَکَمَا کَانَ

سو اسلیے کہ مجتہد کامل مقلد کے واسطے ایسا ہی ہے جیسے مجتہد کیواسطے دلیل کامل اب جیسے

اِتِّبَاعُ الدَّلِیلِ الرَّاجِحِ وَاجِبًا فَکَذٰلِکَ اِتِّبَاعُ المُجتَہِدِ الرَّاجِحِ کَانَ وَاجِبًا وَاَمَّا الاِجمَاعُ

اتباع دلیل کامل کا واجب ہی ایسے ہی اتباع مجتہد کامل کا واجب ہے اور اب پر اجماع یہہ ہے

فَقَالَ الاِمَامُ حُجَّۃُ الاِسلَامِ الاِمَامُ الغَزَالِیُّ فِی اِحیَاءِ العُلُومِ فِی بَحثِ اَرکَانِ الاَمرِ

کہ امام حجۃ الاسلام امام غزالی احیاء العلوم کی بحث ارکان الامر بالمعروف

بِالمَعرُوفِ وَالنَّہیِ عَنِ المُنکَرِ بَل عَلٰی کُلِّ مُقَلِّدٍ اِتِّبَاعُ مُقَلَّدِہٖ فِی کُلِّ تَفصِیلٍ فَاِنَّ

والنہی عن المنکر مین کہتے ہین بلکہ ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ

عن الفقه للمقلد متفق على كونه منكرا بين المحصلين انتهى فقد تبين

مجتہد کو مخالف ہونا علمار مین بالاتفاق منکر یعنے ناپسند ہے تمام ہوا اب ان دلائل

ذکر من الادلة من الکتاب والسنة والاجماع والقیاس والعقل ان المقلد

سے جو کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور عقل سے مذکور ہوئی یہہ ثابت ہوا کہ مقلد

وجب علیه اتباع مذهب المجتهد الراجح الکامل عنده واستمراره علیه

اتباع اور استمرار اوس مجتہد کی مذہب کا جو اوسکے نزدیک راجح اور کامل ہو واجب ہے

وعلیه اتفاق العلماء بهذه الادلة المذکورة قال حجة الاسلام

اور اسپر باعتبار ان دلائل مذکورہ کی علمار کا اتفاق ہی حجۃ الاسلام احیاء العلوم

فی بحث الذی من احیاء العلوم لم یذهب احد من المحصلین الی ان المجتهد یجوز

اوسی بحث میں کہتے ہین کہ علمار مین سے یہہ کسیکا مذہب نہین ہے کہ مجتہد کو غیر کی اجتہاد پر

له ان یعمل بموجب اجتهاد غیره ولا الی ان الذی ادی اجتهاده فی التقلید الی شخص

عمل کرنا جایز ہے اور نہ کسیکا یہہ مذہب ہے کہ جسکو باعتبار اپنی فکر کی تقلید مین ایک شخص

راه افضل العلماء ان یاخذ بمذهب غیره انتهى فکلام الامام الهمام حجة

افضل علمار معلوم ہوجکی وہ اوسکے مذہب پر عمل کرے تمام ہوا پس کلام امام حجۃ الاسلام کے

الاسلام نص فی الامرین فالاول ان المجتهد لا یجوز وحرام له العمل بموجب

دو مطلب پر نص ہے اول مطلب یہہ کہ مجتہد کو بموجب اجتہاد غیر کے عمل کرنا جایز نہین حرام

اجتهاد غیره لان تقلیده لغیره حرام بالاجماع کما فی کتب الاصول

اسلئے اوسکو غیر کے تقلید بالاجماع حرام ہے چنانچہ کتب اصول مین ہی اور دوسرا مطلب

أن المقلد إذا أدى رأيه وفكره إلى أنه أفضل العلماء فلا يذهب أحد إلى أن

کہ مقلد کی رای و فکر میں جب افضلیت کسی عالم کی ثابت ہو چکی تو کسیکا یہہ مذہب نہیں

يلزمه العمل بمذهب غيره ومآله أن المقلد إذا رآه أنه أفضل العلماء وجب عليه

کہ وہ اور کے مذہب پر عمل کری اسکا انجام یہہ ہے کہ مقلد جب کسی ایک مجتہد کو افضل العلما سمجھ لے تو اوسکو

استمراره على مذهبه وجوبا كان تركه مكروها تحريما فذلك لا ينافي قول

اوس مجتہد کے مذہب پر قائم رہنا واجب ہے اور اوسکا ترک کرنا مکروہ تحریمی ہی سو یہہ مطلب جمہور کے قول سی

الجمهور المسطور في كتب الأصول أن تقليد المفضول جائز لأن الجواز لا ينافي

جو کتب اصول میں لکھا ہوا ہے منافی نہیں ہے کہ مفضول کی تقلید جائز ہے اسلیے کہ یہہ جواز اوس وجوب کے منافی

الوجوب المذكور فلهذا قال في الأول لا يجوز ولم يقل ذلك في الثاني بل قال ما قال

نہیں ہے اسیلئے اول میں لا یجوز کہا ہے اور یہہ لفظ دوسرے جگہہ نہیں کہا بلکہ وہ کہا جو کہا

فحصل التطبيق والتوفيق وقال القهستاني في النقاية شرح مختصر الوقاية

اب تطبیق اور توفیق حاصل ہو گئی اور قہستانی نقایہ مختصر الوقایہ کے شرح میں کہتا ہے

اعلم أن من جعل الحق متعددا كالمعتزلة أثبت للعامي الخيار في الأخذ من كل

اور سمجھ لے کہ جس شخص نے حق کو متعدد قرار دیا ہی جیسے معتزلہ تو اوسنے عامی کی لیے یہہ اختیار ثابت کیا ہے

مذهب ما يهواه ومن جعل الحق واحدا كعلمائنا ألزم للعامي إماما واحدا كما

کہ ہر مذہب میں سے جو جی ہوس کے موافق عمل کر لیا کری اور جسنے حق کو ایک ہے قرار دیا ہے جیسے ہمارے علما تو اوسنی عامی کی

في الكشف فلو أخذ من كل مذهب مباحه صار فاسقا تاما كما في شرح

جیسے کشف میں ہے اب اگر کوئی ہر ایک مذہب میں سے مباح مباح لے لیا کری تو پورا فاسق ہو گیا چنانچہ شرح

الطحاوی فوجب فی المذهب الصلابة ای اعتقاد کونه حقا وصوابا کما فی

طحاوی مین ہے اب اپنی مذہب مین استقلال یعنے اوس مذہب کی حقیت اور صواب کا اعتقاد وجہب ہے چنانچہ

الجواهر ومشائخنا قالوا ان مذهبنا صواب یحتمل الخطاء ومذهب غیرنا

جواہر مین ہے اور ہمارے مشائخ کہتے ہین کہ ہمارا مذہب بیشک صواب پر ہے خطا کا احتمال ہے اور غیرون کا مذہب

خطا یحتمل الصواب کما فی المصفی انتهی هذا مبنی علی ان المجتهد قد یخطی

خطا پر ہے صواب کا احتمال ہے چنانچہ مصفے مین ہے تمام ہوا اسکی اصل یہہ ہیگی کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے

وقد یصیب فاذا کان الامر کذلک کان مذهب افضل المجتهدین صوابا یحتمل

اور کبھی صواب. بس جبکہ ہوا امر ایسا تو ہوگا مذہب افضل المجتہدین کا صواب پر محتمل خطا کا

الخطاء وقال الشامی فی شرح الدر المختار فی کتاب التعزیر تحت قوله

اور شامی نے شرح در المختار کی کتاب التعزیر مین اس قول ارتحل آہ کے تحت مین کہا ہے

ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر کذا فی السراجیة فان العلماء حاشا

کہ تعزیر دیا جاوی چنانچہ سراجیہ مین ہے بیشک علما ر او نکو اللہ نے محفوظ

هم الله تعالی ان یریدوا الازدراء بمذهب الشافعی وغیره بل یطلقون تلک

رکھا ہے اس سے کہ وہ مذہب شافعی وغیرہ کی حقارت کرتے ہون بلکہ ایسے ایسی عبارت

العبارة للمنع من الانتقال خوفا من التلاعب بمذاهب المجتهدین ویدل علی

انتقال کی بندش ہے ایسا نہو کہ مجتہدین کا مذہب کھیل اور بازیچہ ہو جاوے اور اسکی دلیل ہے

ذلک ما فی القنیة رامزا لبعض کتب المذهب لیس للعامی ان یتحول من

جو قنیہ مین مذہب کے بعضے کتابون سے اشارہ ہی عامی کو یہہ اختیار نہین ہے

مذهبٍ الى مذهبٍ و يستوي فيه الشافعي والحنفي انتهى يعني ان العلماء

کہ ایک مذہب سی دوسرے مذہب مین داخل ہو جاوے اور اسمین شافعی اور حنفی سب برابر ہین تمام ہوا مراد یہ کہ علما

حيث اطلقوا تلك العبارات الدالة على التعزير لم يكن ارادتهم تحقير

جس جگہہ ایسی عبارت بیان کی ہی جو تعزیر پر دلالت کرتے ہے اونکی غرض تحقیر

شأن الشافعي وغيره رضي الله عنهم بل اطلقوا تلك العبارة الدالة

شافعے وغیرہ رضے اللہ عنہم کی نہین ہے بلکہ یہہ عبارت جو تعزیر پر دلالت کرتے ہین

على التعزير للمنع من الانتقال من مذهب الى مذهب خوفا من التلاعب

انتقال کی بندش ہے مذہب سی دوسرے مذہب مین اس خوف سی کہ بازیچہ

فيستوي فيه الحنفي والشافعي والمالكي والحنبلي رضي الله تعالى عنهم

نہو جاوے اب اسمین حنفی اور شافعے اور مالکی اور حنبلی رضی اللہ عنہم سب برابر ہین

كما في القنية ناقلا عن بعض كتب المذهب انه ليس للعامي ان يتحول

چنانچہ قنیہ مین مذہب کے بعض کتب سی نقل کیا ہی کہ عامی کو یہہ اختیار نہین ہے کہ ایک

من مذهب الى مذهب و يستوي فيه الحنفي والشافعي وقال الملا علي

مذہب سے دوسرے مذہب مین جا ہو جاوے اور اسمین حنفی اور شافعے دونو برابر ہین اور ملا علی قاری

القاري في الرسالة المذكورة وجب عليه حتما ان يعين مذهبا من

رسالہ مذکورہ مین کہتے ہین کہ عامے پر خواہ مخواہ یہہ واجب ہے کہ ان مذاہب مین سے

هذه المذاهب اما مذهب الشافعي في جميع الفروع او مذهب مالك

کوئی ایک مذہب معین کر لے یا شافعے کا مذہب تمام فروع مین یا مالک کے مذہب

اومذهب ابی حنیفة وغیرهم ولیس له ان یتحل من مذهب الشافعی ما یهواه

یا ابو حنیفه وغیره کا مذہب اور اوسکو یہہ جایز نہین که شافعی مذہب مین سے وه مدعا جن

ومن مذهب غیره ما یرضاه لانا لوجوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن

جو اوسکی ہوس ہو اور اور مذہب مین جو خواہش رکہتا ہو اسلئے کہ اگر ہم جایز رکہین تو خبط ہو جاویگا اور انتظام

الضبط حاصله یرجع الی نفی التکلیف لان مذهب الشافعی مثلا اذا اقتضی

باقی نرہیگا انجام مین تکلیف جاتی رہیگی اسلئے کہ مثلا شافعی مذہب اگر ایک شی کی

تحریم شئ ومذهب غیره اباحة ذلک الشئ او علی العکس فهو ان شاء

حرمت لازم کری اور دوسرے کا مذہب اوسیہی شئے کی اباحت یا اوسکی برعکس پس وه شخص اگر چاہے

مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة وفی ذلک

حلت کا قائل ہو اور اگر چاہے حرمت کا قایل ہو پس حلت اور حرمت دونو متحقق نہین ہین اور اس مین

انعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته وذلک باطل انتهی

تکلیف جاتی رہی اور تکلیف کا فائده باطل ہو گیا اور اوسکا قاعده جڑ سے اوکہڑ گیا اور یہہ باطل ہے

هذا دلیل انتظام الدین وقال شاه ولی الله فی عقد الجید والمرجح عند

یہہ دلیل دین کے انتظام کی ہے اور شاه ولی الله عقد الجید مین کہتے ہین اور فقہا کے

الفقهاء ان العامی المنتسب الی مذهب له مذهب لا یجوز له مخالفته

نزدیک مرجح یہہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کے وه صاحب مذہب ہے نہین جایز اوسکو مخالفت اس مذہب منسوب الیہ کی

انتهی وقال شاه ولی الله فی الانصاف فاعلم ان الناس کانوا فی المایة الاولی

تمام ہوا اور شاه ولی الله انصاف مین کہتے ہین جان لے کہ پہلی اور دوسری صدی کی لوگ

والتابعين غير مجتمعين على التقليد بمذهب واحد بعينه وبعد المائتين

کبھی ایک معین مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے اور دو سو برس کے بعد

ظهر فيهم التمذهب بأعيانهم وقل من لا يعتمد على مذهب مجتهد بعينه

ان میں ظاہر ہوا مذہب معین پکڑنا مذاہب اربعہ سے اور وہ شخص کمتر تھا کہ کسی خاص مجتہد کے مذہب پر اعتماد

وكان هذا هو الواجب في ذلك الزمان انتهى وقال الشيخ عبد الوهاب

نہ کرتا ہو حالانکہ اوس زمانہ میں یہی واجب تھا تمام ہوا اور شیخ عبد الوہاب

الشعراني في الميزان الصغرى واعلم انه لا ينافي ما ذكرنا من الزام العلماء

شعرانی میزان الصغرے میں کہتے ہیں اور جان لے کہ یہہ ہمارے اس کہے کا منافی نہیں ہے کہ علماء نے

للعامة بالتزام مذهب معين لانهم ما الزموهم بذلك الا رحمة بهم

عامی کی حق میں لازم کر دیا ہی کہ ایک ہی مذہب معین پکڑے رہے اسلئے کہ علماء کا یہہ قصد اون پر صرف رحمت سے ہے

فلولا الزامهم للعامي بمذهب معين لضل عن طريق الهدى انتهى وقال الشعراني

پس علماء اگر عامی کو ایک معین مذہب لازم نکر دیتے تو بیشک طریق ہدی سے بہک جاتا تمام ہوا اور شعرانی

في الميزان الصغرى في موضع آخر اما من لم يصل الى شهود عين الشريعة الاولى

میزان الصغری میں اور جگہہ کہتے ہیں جسکو عین شریعت اولی کا شہود میسر نہیں آیا

فيجب عليه التقليد بمذهب واحد كما مر خوفا من الوقوع في الضلال و

پس تقلید ایک ہی مذہب کی واجب ہے جنانچہ گذرا اس خوف سے کہ گمراہی میں جا گرے اور

عليه عمل الناس اليوم انتهى وقال الطحطاوي في شرح الدر المختار في

اب لوگونکا عمل اسی پر ہے تمام ہوا طحطاوی در المختار کی شرح میں

ثم اٰب الذبح قال بعض المفسرین ان ھذه الطائفة الناجیة المسماة

کتاب بذبح مین کہتا ہے بعضے مفسر کہتے ہین یہہ طائفہ ناجیہ جسکو

باھل السنة والجماعة قد اجتمعت الیوم فی المذاھب الاربعة ھم الحنفیون

اہل السنۃ والجماعت کہتے ہین ان دنون چارون مذہبون مین مجتمع ہوئی ہین کہ وہ حنفی

والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجًا من ھذه المذاھب فی ذلک

اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص اس زمانہ مین ان چارون مذہب سے الگ ہو

الزمان فھو من اھل البدعة والنار انتھی وقال الامام الغزالی فی الاحیاء یجب

تو وہ بدعتی اور جہنمی ہے تمام ہوا اور امام غزالی احیا مین کہتے ہین ہر ایک

علی کل مقلد اتباع مقلده فی کل تفصیل فان مخالفة المقلد متفق

ہر مقلد پر اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ مقلد کا مجتہد سے مخالف ہونا علما کے نزدیک

علی کونه منکرا بین المحصلین انتھی فالجواب عن الاٰیة ان المراد الفرد

منکر ہے تمام ہوا پس آیت کا جواب یہہ ہے کہ از روے دلائل مسطورہ کے

الکامل لا الناقص بالادلة المسطورة والجواب عن اجماع الصحابة انه قیاس

وہ کامل مراد ہے وہ ناقص مراد نہین ہے اور اجماع صحابہ کا یہہ جواب ہے کہ یہہ قیاس

مع الفارق لانه کان ذلک فی ذلک الزمان لاجل الضرورة ولم توجد

مع الفارق ہے اسلئے کہ یہہ بسبب ضرورت اوسہی زمانہ مین تہا اب اس زمانہ مین

تلک الضرورة فی ذلک الزمان کما صرح به الملا علی القاری فی الرسالة

وہ ضرورت نہین رہی چنانچہ ملا علی قاری نے رسالہ مذکورہ مین

المذکورة

المذكورة حيث قال فإن قيل اليس في عهد الصحابة كان الواحد من الناس مخيرًا
صاف کہا ہی جس جگہہ کہا ہے اگر کوئی اعتراض کرے کیا صحابہ کے زمانہ میں یوں نہیں تہا کہ ہر ایک لوگوں میں سے بیچ اختیار رہتا تہا
بين ان يأخذ في بعض الوقائع بمذهب الفاروق وفي بعض اخر بمذهب الصديق
کہ کسی حادثہ میں عمر فاروق کی مذہب پر عمل کرے اور کسی اور حادثہ میں ابو بکر صدیق اکبر کے مذہب پر عمل کرے
الاكبر قلنا انما كان كذلك لان مسائل الصحابة لم تكن كافية لعامة
کہ جواب انکی یہہ اختیار اسلئے تہا کہ صحابہ کے مسائل عام اور وقائع اور حوادثہ کے لیے کافی
الوقائع ولا شاملة لكافة المسائل لانهم لم يتفرغوا الى تفريع التفاريع
نہیں تہے اور تمام ابواب مسائل کو شامل تہے کیونکہ صحابہ کو فروع نکالنے کے
وتمهيد الاصول والتفاصيل فلاجل الضرورة يحل للمقلدين اتباع الامامين
اور اصول اور تفاصیل بٹھانے کی فرصت نہیں ملے تہے لاچار اس ضرورت سے مقلدین کو اتباع دو امام کا
اما في زماننا فمذاهب الائمة الاربعة كافية لمعرفة الكل فلا ضرورة الى اتباع
حد اپنے رہا ہمارا زمانہ سو چاروں مذہب ہر ایک باب میں کافی ہیں اب دو امام کی اتباع کی ضرورت
الامامين انتهى والجواب عن قولهم ان المقلد اذا التزم مذهبا هل وجب عليه
نہیں ہے تمام ہوا اور ماد انکی اس قول کا جواب کہ مقلد جب کوئی ایک مذہب اختیار کرلے تو اوس پر آیا استمرار واجب ہے
الاستمرار ام لا فقال البعض نعم وقال البعض لا وهو المختار اذ لا واجب الا ما
یا نہیں بعض لوگ کہتا ہی ان استمرار واجب ہے اور کوئی کہتا ہی نہیں واجب اور یہہ مختار ہی اسلئے کہ واجب
اوجبه الله تعالى ولم يوجب على احد ان يتمذهب بمذهب احد انتهى ان ذلك
ہوتا ہی جو اللہ تعالی واجب کرے اور اللہ نے کسی پر یہہ واجب نہیں کیا کہ ایک امام کا مذہب اختیار کرے تمام ہوا یہہ ہے کہ اس

الوجوب بمعنى الفرض بدليل ان هذه العبارة مذكورة في كتب الاصول للمالكية

اس وجوب کے معنی فرض کے ہیں اس دلیل سے کہ یہہ عبارت اصول مالکیہ

والشافعية ايضا والواجب عندهم بمعنى الفرض فما لم يحمل الوجوب على الفرض

اور شافعیہ کے کتب میں بہی مذکور ہے اور واجب کا لفظ اونکی ہان فرض کے معنو میں ہے پس جب تک وجوب کے فرض

لا يستقيم المعنى بل الحنفية في الاصول ايضا كذلك حيث قالوا ان الامر للوجوب

نہ لینگے معنے ٹہیک نہین ہونگے بلکہ حنفی بہی اصول مین ایسے ہی ہین اسلئے کہ کہتے ہین کہ امر وجوب کے لئے

معناه عندهم انه للفرض بل في كتبهم الفقهية ايضا كثير كما لا يخفى

ہوتا ہی اسکی معنی حنفیون کے نزدیک یہہ ہین کہ فرض کے لئی ہے بلکہ انکی فقہی کتابون میں بہت مذکور ہے جیسا کہ مخفی نہیں

علم مما ذكر ان الوجوب ههنا بمعنى الفرض فيكون تقدير الكلام هكذا ان

بس بیشک اس تقریر سی یہہ معلوم ہوا کہ یہان وجوب فرض کے معنو مین ہے اب گویا کلام یون ہو گئی کہ مقلد

المقلد اذا التزم مذهبا هل فرض عليه الاستمرار ام لا فقال البعض

جب کوئی سا مذہب اختیار کرلے تو آیا اوسپر استمرار فرض ہے یا نہین پہر کوئی بعض

وهو من قال بعدم جواز تقليد المفضول نعم وقال البعض وهو من قال

جو مفضول کی تقلید کے جواز کا قائل نہین ہے کہتا ہی ہان اور کوئی بعضے جو مفضول کی

بجواز تقليد المفضول لا اذ لا فرض الا ما افرضه الله تعالى

تقلید کے جواز کا قائل ہی کہتا ہی نہین اسلئے کہ فرض وہ ہے ہوتا ہے جو الله تعالی فرض کرے

ولم يفرض ذلك على احد فيكون اهل السنة متفقين على الترا[م]

اور یہہ تو الله تعالی نے کسی پر فرض نہین کیا اب اہل سنت ایک ہی مذہب کے وجوبا التزام پر

المذهب الواحد بطريق الوجوب الذي كان تركه

متفق ہوئے جسکا ترک کرنا

مكروها تحريما كما دل عليه ما قال الغزالي بل على كل

مکروہ تحریمی ہے چنانچہ اسپر امام غزالی کا یہہ قول دلالت کرتا ہے بلکہ ہر

مقلد اتباع مقلده في كل تفصيل فان مخالفته متفق

مقلد کو اپنے مجتہد کا اتباع ہر ہر چیز مین لازم ہے کیونکہ اوسکی مخالفت

على كونه منكرا بين المحصلين انتهى انتهى كلام زيد

علماء مین بالاتفاق منکر ہی تمام ہوا زید کی کلام تمام ہوئی

اعمرو على الخطاء ام زيد على الخطاء بينوا توجروا جزاكم الله

اب عمرو ہے خطا پر یا زید ہے خطا پر بیان کرو ثواب تمکو اللہ

تعالى في الدارين خيرا

تعالی ہر دو جہان مین جزا خیر دیوی

مواهب العرب

مواهب علماء مكة المعظمة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين

تمام حمد واسطے اللہ پروردگار عالمین کے ہے اور آخر کو خوبی واسطے پرہیزگارون کے ہی اور نہین ہے غضب مگر ظالمون پر

والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين

اور درود اور سلام نازل ہووے ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین پر اور اوسکی تمام آل اور اصحاب

اللهم اهدني لما اختلف فيه من الحق انك تهدي من تشاء الى صراط مستقيم

الٰہی مجھکو دکھا حق بات جسمین اختلاف ہو رہا ہی بیشک تو جسکو چاہی سیدھی راہ پر ہدایت کرتا ہے

وبعد فقد تاملت هذه الرسالة وما جرى بين المتناظرين في هذه

اور اسکی بعد مین نے اس رسالہ کو اور جو اس باب مین درمیان مناظرین کی گفتگو ہی خوب تامل کیا

المقالة فرأيت ما قاله زيد هو الصواب الذي لا محيد عنه عند اولي

سو مین نے اوسکو جو زید کہتا ہے صواب پایا ایسا کہ عقلاء کی نزدیک اوسے اعراض نہین ہے

الالباب لاتفاق كلمة من يعتد به من علماء الشريعة المحمدية

واسطے اتفاق کلام علماء شریعت محمدیہ کے جو معتبر ہین

ان من لم يبلغ رتبة الاجتهاد يلزمه التقليد واين الواصل الى هذه الرتبة

اسپر کہ جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل نہین ہے اوسکو تقلید سلف کی لازم ہے اور اب کہان ہے جو اس بلند رتبہ کو

العلية كيف وقد قال مولانا العلامة الحافظ الشيخ قاسم الحنفي تلميذ

حاصل کری کیونکر ہو سکی یہہ حالانکہ فرمایا مولانا علامہ حافظ شیخ قاسم حنفی نے

المحقق الكمال بن الهمام وكان من اهل القرن التاسع قد طوي بساط

کہ محقق کمال بن ہمام کے شاگرد ہین اور نوین قرن کے لوگون سے ہین کہ مدت دراز سے

الاجتهاد منذ دهر طويل لفقد شرائطه فاذا كان هذا في زمن الحافظ

اجتہاد کا فرش لپٹ گیا واسطے کم ہونے شرائط اجتہاد کے اور جب حافظ مذکور کے عہد مین

المذكور فما بالك بهذا الزمان الذي عم فيه الجهل وقل العرفان ولو جوز

یہہ حال ہو پھر تجہکو اب اس زمانہ مین کیا خیال ہے جسمین جہل پھیل رہاہی اور عرفان کمتر ہو گیاہی اور اگر

لكل عالم ان يجتهد لعظم الخطب واتسع الخرق وعم الضرر وطم البلا

ہر ایک عالم کو جائز ہو کہ اجتہاد کیا کری تو دشوار بڑہ جاوی اور خرافات فراخ ہو جاوی اور ضرر پھیل جاوی اور بلا جوش مین

وقال كل برايه وتهوسه وفهمه الجامد وذهنه الخامد وغرضه

اور ہر ایک اپنی رای اور ہوس کی راہ ہی اور اپنے فہم بستہ اور ذہن بے نور اور غرض

الفاسد فتصادرت الاحكام لا تنضبط والترافع والنزاع لا ينقطع كما هو

فاسد سے حکم دیا کری اور احکام ہرگز منضبط نرہین اور مقدمات بہت ہی اور خصومت تمام نہو چنانچہ اب ہی

الواقع الآن في الديار الهندية من بعض الجهلة اللئام الذين هم كالانعام

حال ہے ملک ہندوستان مین بسبب بعض لئیم جاہلون کے ہو رہاہی جو کہ مثل ڈانگرون کی ہین

من التكلم في حق العلماء الاربعة الاعلام وادعائهم الاجتهاد الذي دونه

كه چارون علماء بزرگ كے باب مين كلام كرتے هين اور اپنے لئے اجتهاد كا دعوی كرتے هين جو بدون اوسكی

خرط القتاد فاللائق بهذه الطائفة التعزير والردع والتحذير من اتباع غيهم

كانٹے سونتنے هين سو اس گروه كے واسطے تعزير اور جهڑكی اور دهمكی سزاوار هے كه انكا اتباع

ويجب على ولاة الامور رضا عفا الله لهم الاجور تعزيرهم التعزير البليغ

اور اولی الامر پر خدا تعالی اونكا ثواب دو چند كرے انكی بڑی تعزير دينی واجب هے اور نهين

حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وهو حسبنا ونعم الوكيل قاله بفمه وامر

پهرنا گناه سے اور نه قوت عبادت كی مگر الله علی عظيم سے اور وه همكو كافی هے اور اچها كارساز هے ذكر كی يه تقرير اپنی منه

برقمه خادم الشريعة والمنهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج الحنفي مفتي

اور اسكی لكهنے كی اجازت دی خادم شريعت اور منهاج عبد الرحمن بن عبد الله سراج حنفی نے

يا الله
عبد الرحمن
سراج
توفيقي

مكة المشرفة حالا كان الله لهما حامدا مصليا مسلما

جو اب مكه مشرفه كا مفتی هے حمد اور صلوة اور سلام كرتے هوئے

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه والسالكين

تمام حمد الله كو جو اكيلا هے اور درود اور سلام نازل هو همارے سيد محمد صلعم پر اور اوسكی آل اور اصحاب پر اور اون چلنے والوں

نهجه بعده اللهم اسألك الهداية للصواب قد تأملت هذه الرسالة

رستے پر چلتے هين بعد اوسكے اے مين تجهسے صواب كی هدايت چاهتا هون مين اس رساله كو

وما جرى بين المتناظرين من المقال ثم تأملت ما اجاب به مولينا مفتي الاسلام

اور مناظرين كی گفتگو كو خوب تامل كيا پهر مين نے مولانا مفتی اسلام كے جواب كو غور كيا

فرأيته

فرأيت جوابه هو العمدة عند العلماء الاعلام وهو الصواب الذي يعول

تو اونکی جواب ہی کو علماء اعلام کے نزدیک عمدہ اور صواب پایا جبر اعتماد ہے

عليه ويرجع عند الاشتباه اليه فعلى ولاة الامور ثبت الله بهم

اور شبہہ پڑے تو ادہر مراجعت کی جاوے سو شرع کے حاکمون پر الله اونکی دین کے

قواعد الدين وقمع بهم المبتدعة والملحدين ان يعزروا من يخرج عن تباع

قواعد قائم رکہی اور اونکی سبب سے بدعتی اور ملحد لوگون کی بیخ کنی کری لازم ہی کہ جو شخص ائمہ اربعہ مجتہدین کے اتباع سے

الائمة الاربعة المجتهدين ويعذبوه بما يستحقه من العذاب المهين

باہر قدم رکہی اوسکو تعزیر دین اور اوسکو شکنجہ کرین اور اوسکے لائق ذلت کا عذاب

والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى

اور الله صواب کی توفیق دینی والا ہے اور اوسیکی طرف بازگشت اور پہر جانا ہے اور درود ہو الله کا ہمارے سردار محمد صلعم پر اور اونکی

آله وصحبه وسلم قاله بفمه وكتبه بقلمه كثير الذنوب والآثام خادم

آل اور اصحاب پر اور سلام یہہ تقریر کی اپنی زبان سے اور اسکو لکہا اپنی ہاتہہ سے عاصی گنہگار خادم

طلبة العلم بالمسجد الحرام المرتجي ربه الغفران احمد بن زيني دحلان

طلباء علم کے مسجد حرام مین جو اپنے رب سے امید مغفرت کی رکہتا ہی احمد بن زینی دحلان

مفتي الشافعية بمكة المحمية غفر الله له ولوالديه واستاذه واخوانه

مفتی شافعی مذہب کے مکہ شریف مین الله بخشی اوسکو اور اوسکے والدین کو اور استاد کو اور بہائیون

ومحبيه المسلمين امين

احمد دحلان

اور مسلمان دوستون کو آمین

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحمت والا ہے

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله محمد الامين وعلى آله

تمام حمد اللہ کے ہی جو پروردگار عالمین کا ہے اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو محمد امین اور اونکے آل

وصحبه هداة الدين وبعد فلما طالعت هذه الرسالة من اولها الى آخرها

اور اصحاب پر جو دین کے ہادی ہین اسکے بعد جب بانچے یہہ رسالہ تمام اول سے آخر تک

طلقا طلقا ووجدت الحكم الذي اشتملت عليه حقا ثبتا وموافقا للقرآن

تہوڑا تہوڑا پڑہا اور دیکہے وہ حکم جو اوسمین مذکور ہے حق حق اور قرآن اوسکے موافق

الازهر والحديث الابهر والاجماع الاظهر والقياس الاشهر لانه مقرر مثبت

اور حدیث نورانی اور اجماع پاک اور قیاس مشہور کے مطابق پایا کیونکہ تقریرمین یہہ حکم

في التقارير ومحرر ثابت في التحارير ومجمع عليه عند النحارير ولا يحوم حوله

مقرر مثبت ہے اور لکہے ہوی جگہہ مین لکہا ہوا ثابت اور زبردست علما کا متفق علیہ اور اوسکے گرد نہ

شك وشبهة ولا ظن وتخمين وريبة قلت بصحته انا الفقير تراب اقدام العلماء

شک اور شبہ ہوسکتا ہی اور نہ ظن اور تخمین اور نہ بدگمانی تو مین اسکی صحت کا قائل ہوا مین فقیر علماء کی خاک پا

المسكين الجاني احمد المهاجر الداغستاني المكي مدرس المدرسة السليمانية و

مسکین گنہگار احمد مہاجر داغستانی مکی سلیمانی مدرسہ کا مدرس

اللهم رب زدني علما واغفر لنا ولوالدينا ولجميع المؤمنين من الاولين والآخرين (الراجی احمد)

اور مہر کرے الٰہی مجھکو علم زیادہ دے اور ہمکو بخشدے اور ہمارے والدین کو اور تمام مومنین اگلی اور پچھلے کو

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلعت

تمام حمد واسطے اللہ کے ہے جو اکیلا ہے اور درود سلام اوس رسول پر کہ جسکے بعد نبی نہین ہے پہر اسکے بعد کہ مین نے

على هذه الرسالة وتاملت جواب مفتي الاسلام فوجدته حقا لا ريب فيه ولا شك

اس رسالہ کو دیکہا اور مفتی اسلام کے جواب مین تامل کیا سو مین نے اوسکو حق پایا اور مین کچہہ شبہہ نہین

انه هادي لاهل الرشاد فامع لاهل الزيغ والفساد فعلى ولاة الامور

نیکبختون کے لئی ہادی ہے اور کجے اور فساد والون کو بیخ کن ہے سو شرعی حاکمون پر

ضاعف الله لنا ولهم الاجور ان يعزروا من الحد في الدين وخرج عن اتباع

ہمارا اور اونکا اجر دو چند کرے یہہ لازم ہے کہ جو دین کے اندر الحاد جہگڑا پیدا کرے اور ائمہ

الائمة الاربعة المجتهدين اللهم لا تجعلنا ممن اتبع هواه وسلك سبيل

مجتہدین کے اتباع سے باہر ہو جاوے اوسکو سزا دیوین الٰہی ہمکو اونمین شریک مت کر جو اپنی ہوا ہوس کے تابع ہو

الشيطان فاغواه كتبه حسين بن ابراهيم مفتي المالكية ببلد الله المحمية

اور شیطان کی راہ چلا پہر شیطان نے اوسکو بہکایا یہہ حسین بن ابراہیم مالکی مذہب کے مفتی نے مکہ شریف مین لکہا

مصليا مسلما حامدا

حسين

صلوة اور سلام کرتے ہوئے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين رب زدني علما اطلعت على

شروع اللہ کے نام سے نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے پروردگار عالمین کے ہے الٰہی مجہکو علم زیادہ دے مین

هذه النبذة اللطيفة ورايت ما افتى به مولانا حامل راية الامام الاعظم

اس مختصر لطیفہ پر مطلع ہوا اور مین نے فتوی مولانا امام اعظم ابو حنیفہ کے علم بردار کا

ابی حنیفة وما کتبه مولانا العلامة تشافی العی مفتی مذهب الامام الشافعی رح

اور لکھا ہوا مولانا علامہ شافی مرض جہل کا مفتی مذہب امام شافعی کے کا

وما سطره العلامة الناسك لسالك فی اقوم المسالك مفتی مذهب الامام

اور لکھا ہوا علامہ ناسک چلنے والی راست ترین رستہ مفتی مذہب امام

دار الهجرة الامام مالك فرایته هو الحق الصحیح وهو مذهبنا علی القول الراجح

دار الہجرت امام مالک کے مذہب کا دیکھا سو مینے اوسی کو حق صحیح پایا اور یہہ ہے ہمارا مذہب بقول راجح

قال فی الغایة ویتعین الان تقلید احد الائمة الاربعة لعدم حفظ مذاهب

غایۃ مین کہتا ہے اب چارون امام مین سے ایک کی تقلید متعین ہے کیونکہ اوروں کا مذہب محفوظ نہین

غیرهم والمنکر للتقلید ینادی من مکان بعید فی قوله بان التقلید شرك

اور منکر تقلید کا دور سے پکارتا ہے اور منکر کا یہہ قول کہ تقلید شرک ہے

واستدلاله علی ذلك بالایة والحدیث کلام مفتری وقول خبیث فیجب

اور اوسکی سند آیۃ اور حدیث پکڑنا افترے اور ناپاک بات ہے سو اوسکی

قمعه وزجره وردعه ان امکن الله منه والا فکل عقوبته الی الله

بیخ کنی اور زجر اور دفع واجب ہے اگر اللہ اسکے طاقت دے اور نہین تو اوسکی عقوبت خدا کی حوالہ ہے

وهو حسبنا ونعم الوکیل کتبه الحقیر محمد بن عبد الله بن حمید مفتی الحنابلة

اور وہ ہمکو کافی ہے اور اچھا ذمہ دار اوسکو لکھا حقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی حنبلی نے

بمکة المشرفة حامدا مصلیا مسلما

مکہ مشرفہ مین حمد اور صلوۃ اور سلام کہتے ہوئے

محمد بن عبد الله بن حمید

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وحدہ رب زدنی علما الجواب الموفق

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا تمام حمد واسطے یگانہ کی ہی الٰہی مجھکو علم زیادہ دے جواب صواب کے موافق

للصواب ھو ما اجاب بہ علماء الاسلام مفاتی البلد الحرام مرجع الانام

یہہ ہی جو علماء اسلام مکہ کے مفتیون نے دیا ہی جو کہ خلقت کا مرجع

مقصد الخاص والعام اید الله بھم الدین وھدی بھدیھم المسلمین

خاص اور عام کا مقصد ہی اسنے اونکی سبب سے دین کی تائید کرے اور اونکی ہدایت سے مسلمانون کو ہدایت دے

والله سبحانہ وتعالی الموفق کتبہ المقصر راجی الفیض الوھبی السید

اور اللہ سبحانہ وتعالے توفیق دینی والا ہی اوسکو لکھا تقصیر وار اور فیض وہبی کی امید وار

محمد محمد الکتبی الحنفی المدرس بالمسجد الحرام عفی عنہ آمین

محمد کتبی حنفی نے جو مسجد الحرام مین مدرس ہے

فان لی بہ منہ
محمد
[illegible]

الحمد لله اللھم ھدایۃ للصواب ما اجاب بہ مفاتی الاسلام المحققین

حمد واسطے اللہ کے ہی الٰہی مین صواب کی ہدایت چاہتا ہون جو کہ اسلام کے مفتیون اور علماء محققین نے جواب دیا

الاعلام ھو الحق الذی یجب المصیر الیہ والتحقیق الذی ینبغی التعویل

یہہ ہی حق ہی جسکی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق ہے جسپر بھروسہ کرنا چاہیی

علیہ وان ھذہ الرسالۃ قد اشتملت علی الادلۃ الواضحۃ والحجج الفاضحۃ

اور بیشک اس رسالہ مین دلائل واضح اور حجتین غالب ہین

اضاءت بھا شموس التحقیق واشرقت علیھا کواکب التدقیق سلت صوارم

اس سے تحقیق کی آفتاب روشن ہوگئی اور اسپر تدقیق کے ستارے چمکتے ہین تلوارین

الحجج القطعية على عقائد الملحدين ورمت شهبها شياطين المبطلين فجزى

قطعی دلائل کی ملحدین کی عقاید پر سنگے کھچی ہوئی ہین اور اوسکی روشنی نے مبطل شیطانون کو بھگا دیا ہے

الله مؤلفها عن المسلمين خيرا فانه قلد اجيادهم قلائد النعم ونصر لدين

اسکے مولف کو اللہ تعالے سب مسلمانون کی طرف سے جزاء خیر دے کیونکہ اسنے مسلمانوں کے گردنون مین نعمتون کے ہار پہنا دیے ہین اور نصرت دین کی

بما احكمه من محكم هذا التاليف الذي على تزييف مقالة الخصم حكم [illegible]

ہار پہنا دی ہین اس سبب سے کہ اس تالیف کو محکم دلائل سے ایسا مضبوط کیا ہی کہ مخاصم کی قول کی تضعیف پر حاکم ہے اور [illegible]

الله تعالى ان يعيذنا من الزيغ والضلال وان يسلك بنا طريق الائمة

کہ ہمکو کجی اور گمراہی سے باز رکھے اور ہمکو ائمہ اہل کمال کی راہ چلا دے

اهل الكمال والله الموفق للصواب واليه المرجع والمآب كتبه الراجي عفو ربه

اور اللہ توفیق دینے والا ہی صواب کی اور اوسی کیطرف بازگشت و پھرنا ہی لکھا اسکو امیدوار بخشش

ذي الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر الله له و

ذو الجلال عبد الرحمن بن عثمان جمال مدرس نے

لوالديه واحسن اليهما واليه

اوسکے والدین کی مغفرت کرے اور اونکا اور اوسکا بھلا کرے

عبد الرحمن بن عثمان جمال

جو مسجد حرام مین مدرس ہے لکھا اللہ اوسکی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدورنا بالاسلام وطرح عنا بالاستغفار

تمام حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے ہمارے سینے اسلام سے نورانی کیے اور ہمسے استغفار کرنے سے

اعباء الآثام والصلوة والسلام على سيدنا محمد المظلل بالغمام وعلى

گناہون کی گرد دور کر دی اور صلوۃ و سلام ہمارے سید پر جنکا نام محمد ہے جن پر ابر کا سایہ ہوا اور اونکی

آله وأصحابه الكرام أما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة وما أجاب به

اور آل و اصحاب بزرگ کے پھر بعد اسکے پس بیشک مین اس رسالہ پر اور بلد حرام یعنی مکہ کے مفتیون کے جواب مطلع ہوا

مفتو البلد الحرام فوقفت على اللفظ الجزل والقول الفصل وسرحت

سو مین اوسکی عمدہ عبارت اور قول فیصل سے واقف ہوا اور اپنی آنکھون سے

طرفي في روضة سقاها وابل الأدب لا طل السحاب فوجدته الصواب

باغ مین سیر کی جو ادب کی بارش سے سیراب ہوا ہے ابر کی شبنم سے نہین سو اوسکو مین نے ایسا صواب پایا

الذي يجب الرجوع إليه والتحقيق الذي ينبغي التعويل عليه إذا اتضح

جسکے طرف رجوع کرنا واجب ہے اور وہ تحقیق پائی جسپر بھروسہ سزاوار ہے جب صواب ظاہر

الصواب فلا تدعه فإنك كلما ذقت الصواب وجدت له على اللهوات برد الشراب

ہو چکے تو اوسکو مت چھوڑ کیونکہ تو جب صواب کو چکھیگا اوسکی خنکی دانتون پر پاویگا

كبرد الماء حين صفا وطابا وليس بحاكم من لم يبالي أخطا في الحكم

جیسے خنکی پانی کی جب صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ حاکم نہین ہے جو اوسکی پرواہ نہ کری آیا حکومت مین خطا کی

أو أصابا فجزا الله خيرا الجميع وشكر منهم السعي والصنيع وأيد بهم

یا صواب کیا سو اللہ سب کی طرف سے جزا خیر دی اور انکی سعی اور صنعت پر شکور کری اور اونکی

الدين وهدى بهم المسلمين كتبه أفقر الورى إلى مالك الملك عبد الرحمن

سبب دین کی تائید اور مسلمانون کو ہدایت کری اسکو خلقت تمامی سے بڑی حاجت مند مالک الملک عبد الرحمن

بن حامد [illegible] المكي المدرس أقال الله عثرته وغفر بمنه زلته ووالديه

بن حامد [illegible] کے مدرس نے لکھا کہ اللہ اوسکی لغزش معاف کری اور اپنے احسان سے اوسکی خطا اور اوسکے ماں باپ اور

ومشايخه والمسلمين ۰

استادون اور مسلمانون کی خطا بخشدے

عبد الرحمن بن حامد

بسم الله الرحمن الرحيم ۝ اللهم هداية للصواب يجب في هذا العصر تقليد

الٰہی صواب کی ہدایت اس زمانہ مین تقلید

واحد من الائمة الاربعة في فروع الدين اذ لا يوجد من فيه اهلية الاجتهاد

کسی ایک کی چارون ائمہ مین سے فروع دین مین واجب ہے اسلئی کہ ایسا شخص جو مطلق اجتہاد کا اہل ہو

المطلق فان الجلال السيوطي رحمه الله تعالى لما ادعى الاجتهاد المطلق نازعه اهل

نہین پایا جاتا کیونکہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مطلق اجتہاد کا دعوی کیا تو اوس عہد کے لوگون نے

عصره وقالوا له ان كنت مجتهدا اجتهادا مطلقا فخرج لنا اية في حكم كما كان

اور اوسی کہا اگر تو مطلق مجتہد ہے تو ہمارے لئے کسی حکم مین ایک آیت نکال دی جیسے

الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه يخرج فتعلل لهم مع طول الدعة وعلو مقامه

امام شافعی رضی اللہ عنہ نکال دیا کرتے تھے سو اوسنے باوجود قدرت کاملہ اور بلندی مرتبہ

ونشر شرائعه وقال اني مشغول بما هو اهم فاذا نازعوا حافظ عصره في ذلك

لیت و لعل کیا اور کہا مجھکو اس سے زیادہ ضرور کام ہی ہین جب ان لوگون نے اپنے عہد کے حافظ اجتہاد

فما بالك بهولاء الجهلة الذين يتكلمون في كتاب الله تعالى وسنة نبيه صلى

نزاع کی ہو تو اب تجھکو اس جاہل گروہ مین کیا خیال ہے جو کہ کتاب اور حدیث نبوی صلے

الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم برايهم وهواهم اولئك ليس بهم في الاخرة من خلاق

اللہ علیہ وعلے آلہ وصحبہ وسلم مین اپنی رائی اور ہوا ہوس سے کلام کرتے ہین یہہ گروہ انکو آخرت مین

وعليهم غضب الجليل الخلاق وهم كلاب اهل النار كما في الصحيح المختار ولا حول

اور ان پر خدا کا غضب ہے اور یہہ لوگ دوزخ کی کتے ہین چنانچہ حدیث صحیح مختار مین آیا ہے اور نہ طاقت

ولا قوة الا بالله العلی العظیم اذا علمت ذلک تعلم ان ما اجاب به هولاء

بہر نگہبانی اور طاقت عبادت کی مگر الله برتر بزرگ سی جب تو یہہ سمجھ چکا تو سمجھ لے کہ جواب ان علمار کا ہی

العلماء من تائید ما فی هذه الرسالة هو الحق الذی یجب المصیر الیه والصواب

یعنے تائید مضمون رسالہ کی وہ ایسا ہی حق ہی کہ اوسکی طرف پہرنا واجب ہے اور ایسا صواب

الذی لا یعول فی المشکلات الا علیه وعلی ولاة الامور ضاعف الله تعالی لنا و

کہ مشکلات مین بجز اوسکے کہین بہروسا نہین اور حاکمان شرع کو خدا اونکا اور ہمارا ثواب دوچند کرے

لهم الصواب ولا حول ان یقمعوا من خالف فی هذه الرسالة المؤیدة بنور

لازم ہے کہ جڑہ اوکہاڑ ڈالین جو شخص اس رسالہ کی کہ نور برہان سے موید ہے

البرهان المعززة بقواطع الحجج والتبیان وان یضطروا هولاء الملحدین

اور نطق دلائل اور بیان سے مقوی ہے مخالفت کرے اور اس گروہ ملحدین کو

الخارجین عن الجادة الی الاعوجاج المبین وان یمنعوهم ان یتفوهوا بخلاف ما

جو راہ مستقیم سے نکل کر ظاہر کجی مین پڑے ہین لاچار کردی اور اونکو روک دین کہ برخلاف

فی هذه الرسالة او ینطقوا بکلمة من کلام اهل الزیغ والضلالة حتی

اس رسالہ کے بک مارین یا اہل زیغ اور ضلال کے سے بات منہہ سے نکالین یہانتک

یدخلوا فی عموم ما علیه جمیع المسلمین وقد اتضح الحق وبان والحمد لله رب

راہ جمیع مسلمانون کی اختیار کرین اور بیشک حق ظاہر اور روشن ہو چکا ہے ۔ اور حمد ہے الله رب

العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین والحمد لله رب

العالمین کے اور درود الله کی ہمارے سردار محمد خاتم الانبیاء اور مرسلین پر اور حمد ہے الله رب

والحمد للہ رب العالمین وسبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ

سلام ہو پیغمبرون پر اور سب تعریف خدا کو ہے جو ربّ العالمین کے اور پاکی کرتا ہون تیرے رب عزت والے کے ان وصفون سے جو بیان کرتی ہین

رب العالمین قالہ بفمہ ورسمہ بقلمہ اسیر الزلات والمساوی احمد بن المرحوم

رب العالمین کے یہہ تقریر زبانی اور تحریر قلمی مبتلا لغزش اور گناہ احمد بن مرحوم

السید عبد الرحمن النحراوی بسم اللہ الرحمن الرحیم

(مہر: احمد النحراوی)

سید عبد الرحمن النحراوی کی ہے

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا حمدا لک بان وفقتنا لاتباع

تیرے پاکی کرتے ہین ہمکو کچھ علم نہین سوا اسکے جو تونی ہمکو دیا تجھکو حمد ہے اس واسطے کہ ہمکو ائمہ مجتہدین کی

مجتہدی الائمۃ وشکرا لک بان جعلتنا من الفرقۃ الناجیۃ من ہذہ الامۃ

اتباع کی توفیق دی اور تیرا شکر ہے کہ ہمکو امت کی فرقہ ناجیہ مین داخل کیا

وصلوۃ وسلاما علی من ارسلتہ رحمۃ للعالمین وعلی الہ واصحابہ

اور درود اور سلام اوسپر جسکو تونے واسطے رحمت عالم کے بھیجا اور اوسکی آل اور اصحاب پر

ائمۃ الدین اما بعد فقد تاملت ہذہ الرسالۃ مع ما اشتملت علیہ من

جو دین کے امام ہین بعد اسکے مین نے اس رسالہ کو معہ جواب و سوال کے

السوال والجواب وما دار بین عمرو وزید من المحاورۃ والخطاب ووقفت

جو اسمین ہے خوب غور سے دیکھا اور جو کہ عمرو اور زید مین محاورہ اور خطاب واقع ہوا اور جو جو

علی ما اجاب بہ موالینا العلماء الکرام وائمۃ الدین والاسلام ببلد اللہ

جواب ہمارے مولا اور دین اسلام کے بزرگ اماموں مکہ شریف نے دی ہین

الحرام فوجدته الحق الذي لا يعول إلا عليه والصحيح الذي لا محيد

معلوم کیا سو مین نے وہی الحق پایا کہ اوسی پر بھروسا ہے اور ایسے صحیح ہین کہ اوس

عنه إلا إليه فيجب عند الجمهور على من لم يكن فيه أهلية الاجتهاد

سے طرف تجاوز نہین ہے سو جمہور کے نزدیک یہی جواب واجب ہے کہ جسکو اجتہاد

المطلق تقليد واحد من الأربعة في الأحكام الفرعية ليخرج من عهدة

مطلق کی لیاقت نہین ہے اوسکو احکام فرعیے مین چارون مین سے کسیے ایک کی تقلید واجب ہے

التكليف بتقليد أيهم شاء فاضلا كان أو مفضولا حيا أو كان ميتا

سے ایک کی تقلید کرنے مین تکلیف کے ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہی غالب ہو یا مغلوب زندہ ہو یا مردہ

لبقاء قوله لأن المذاهب لا تموت بموت أصحابها كما قاله الشافعي رضي الله تعالى عنه

سے مردہ کا قول باقی رہتا ہی کیونکہ مذہب والی کے مرنے سی مذہب نہین مرجاتا چنانچہ امام شافعی رحمہ نے فرمایا ہے

والأصل في هذا قوله تعالى فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون فأوجب

اور سند اسکے یہہ آیت ہی پس پوچھہ لو یاد رکھنی والی سے اگر تم نہین جانتی اللہ تعالی

السؤال على من لم يعلم وذلك تقليد للعالم ثم لا بد من كونه يعتقد ذلك

نے جان کیواسطی پوچھہ لینا واجب کیا اور یہی عالم کی تقلید ہے پھر ضروری ہی کہ وہ شخص اوس

المذهب أرجح من غيره أو مساويا له وإن كان في نفس الأمر مرجوحا وقد انعقد

مذہب کو اوسکے غیر سے غالب یا کہ برابر جانتا ہو اگرچہ واقع مین وہ مغلوب ہو اور اسپر ایک

الإجماع على من قلد في الفروع ومسائل الاجتهاد واحدا من هؤلاء الأربعة

اجماع منعقد ہو چکا ہی کہ جو شخص فروع اور اجتہادی مسایل مین ان چارون مین سی کسی ایک کی

بعد تحقق ضبط مذهبه بتوفر الشروط وانتفاء الموانع برئ من عهدة التكليف

مذہب کے ضبط مذہب سی برعایت شروط اور انتفاء موانع تقلید اختیار کری تو وہ آئین تقلید مین تکلیف سے

فيما قلده فيه والاجتهاد المطلق قد انقطع من نحو الثلاث مائة وادعى الجلال

اور اجتهاد مطلق تین سو برس سے منقطع ہوچکا ہے اور جلال الدین

السيوطي بقاءه الى آخر الزمان مستدلا بحديث يبعث الله على رأس كل

سیوطی نے دعوی کیا تھا کہ اجتهاد آخر زمانے تک باقی رہیگا اس حدیث سے استدلال کرکے کہ اللہ تعالی ہر صدی کے

مائة سنة من يجدد لهذه الامة امر دينها ومنع الاستدلال بان المراد

سر پر ایسا شخص پیدا کرتا ہی کہ اس امت کے امور دینی کو نئی کردیتا ہی اور اس استدلال کو منع کیا ہے

بمن يجدد امر الدين من يقرر الشرائع والاحكام لا المجتهد المطلق وقد

کہ مجدد دین سی مراد وہ شخص ہے کہ شرائع اور احکام کو قایم کردی مجتہد مطلق مراد نہیں ہے

انحصر التقليد في الائمة الاربعة لتدوين مذاهبهم وتنقيحها وتهذيبها بخلاف

اور تقلید چار اماموں مین منحصر ہوچکی ہی اسلئے کہ انکا مذہب مدون اور منقح اور مہذب ہے بخلاف

مذاهب غيرهم ومن ادعى غير هذا فهو ضال مضل قد استهواه الشيطان

اوروں کے مذاہب کے اور جو شخص انکی سوا دعوی کری تو وہ خود گمراہ اور گمراہ کرنیوالا ہی اسکو شیطان نے ہوا

وباء بالحرمان والخسران نسأل الله تعالى ان يثبتنا على الدين القويم وان يهدينا

اور محرومی اور ٹوٹا لیکر پھرا ہم اللہ تعالی سی سوال کرتے ہین کہ ہمکو دین قویم پر ثابت رکھی اور

الصراط المستقيم انه ولى ذلك والقادر عليه والامر منه واليه وحسبنا الله

سیدھا راستہ ہدایت کرے بیشک وہ اسکا والی ہی اور اسپر قادر ہے اور امر اسکی طرف سے اور اسی کے طرف اور

ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصل اللهم على سيد

اور اچھا وکیل اور نہین مدد اور قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے درود بھیج ای خدا اوپر سید

المرسلين وخاتم النبيين وعلى آل كل وصحابته اجمعين وسلم تسليما قاله

المرسلین اور خاتم النبیین کے اور اوپر کل آل اور اصحاب اونکے کے اور سلام بھیج کہا اسکو

بلسانه وكتبه ببنانه اسير ذنبه فقير رحمة ربه مصطفى بن محمد العفيفي

اپنی زبان سی اور لکھا اپنی قلم سی گنہگار فقیر رحمت پروردگار مصطفی بن محمد العفیفی

احد المدرسين ببلد الله الامين غفر الله ذنوبهما وعلا من بحر العفو ذنوبهما

مدرس مکہ شریف نے بخشے اللہ گناہ اوسکے اور ڈبو دی دریا عفو مین

رب زدني علما حمدا لك يا من وفقتنا وهديتنا للصواب والصلوة والسلام

الٰہی مجکو علم زیادہ دے تجھے کو حمد ہے ای وہ ذات کہ ہمکو توفیق دی اور ہدایت کا راہ بتایا اور درود اور سلام

على سيدنا محمد وللآل وللاصحاب اما بعد فاني وجدت هذه الرسالة في ابدع

ہمارے سردار محمد پر اور آل اور اصحاب پر اسکے بعد پس مین نے اس رسالہ کو نادر تر تحقیق مین پایا

تحقيق وما اشتملت عليه من سوال عمرو وجواب زيد الدقيق وما اجاب به مفتي

اور اوسکے مضامین عمرو اور زید کے سوال جواب بہت دقیق اور جو جواب کہ دیا ہے مفتیون

الاسلام في البلد الحرام هو المعول عليه فيجب العمل به والرجوع اليه فيتعين في

اسلام نے دیا ہی وہی معتمد ہے سو اسی پر عمل واجب ہے اور اوسی کی طرف رجوع ہی پس

هذا الزمان تقليد واحد من الائمة الاعلام في فروع الدين قبل تجلي به ريب

اس زمانہ مین تقلید کسی ایک کی ان بزرگ اماموں مین سے فروع دینی مین متعین ہے

المنورين بالاعلام ولا يغتر بهؤلاء الجهلة اللئام لانهم جمر في رقابهم الزمام

جو اونکی تعریف کرنیوالی ہیں اور کوئی اس گروہ ناکس جاہلوں سے دہوکہ نہ کہاوے اسلیے کہ یہہ گدہے ہیں انکی گردن میں باگ ہے

فيجب على ولاة الامر تعزيرهم وقمعهم وتنكيلهم كيلا يتبعهم جهلة اهل

اب حاکموں پر انکی تعزیر اور بیخ کنی اور شکنجہ کرنا واجب ہے تاکہ جہال اہل حق کی

الحق بعد ظهور الصواب كالفلق فنسأل الله تعالى ان يوفقنا لعين الهداية ويبعدنا

جبکہ صواب سند صحیح کی روشن ہوچکا انکی تابع نہو جاویں ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں کہ ہمکو عین ہدایت کی توفیق

من الوقوع في الغواية اللهم اهد هؤلاء العلماء المتصدين لرد هذه الشبهة

اور گمراہی میں پڑنے سے بچاوے الہی ان علماء کو ہدایت کر کہ جو اس شبہ کی تردید کے درپے ہیں

الصادرة من هؤلاء الملحدين امين يا رب العالمين وصل على سيدنا محمد وعلى اله

ان ملحد لوگوں سے صادر ہوا ہے آمین یا رب العالمین اور درود ہمارے سردار محمد پر اور انکی ال

واصحابه كتبه بحرره الفقير الداعي عمر بركات الشافعي البقاعي احد المدرسين

اور اصحاب پر یہہ لکہا ہوا فقیر داعی عمر برکات شافعی بقاعی کا جو

في الحرم المكي الشريف عفى الله عنه وغفر له ولوالديه ولجميع المسلمين اجمعين

عمر برکات الشامی البقاعی

مکہ شریف کی حرم کا ایک مدرس ہے اوس سے اللہ درگذر کرے اور اسکو بخش دے اور اوسکے ماں باپ کو اور تمام مسلمانوں کو

الحمد لله الذي قوى شريعة سيد المرسلين بعلماء الراسخين في العالمين واسأله

تمام حمد اللہ کو ہے جسنے سید المرسلین کی شریعت کو علماء راسخین اور عالمین سے قوی کیا اور

قمع المعاندين للدين بجاه سيد المرسلين صلى الله وسلم عليه وعلى اله وصحابه

میں اوس سے سوال کرتا ہوں کہ دین کی معاندین کو سید المرسلین صلعم کی برکت سے جڑ اوکہاڑ دے اور درود بہیجے اللہ تعالی

سائل الیوم

إلى يوم الدين أما بعد فلما تفكرت بالذي جرى بالسؤال والجواب في هذه

روز قيامت تک   بعد اسکے جبکہ میں نے اس رسالہ کے سوال وجواب میں فکر کیا   تو یہہ

الرسالة تيقنت بأن الواجب على علماء الإسلام أن يذبوا عن شريعة سيد

یقین ہوا   کہ علماء اسلام پر یہہ واجب ہے کہ سید الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر

الأنام شبهات أهل الزيغ والضلال ثم تأملت ما أفتوا به مفاتي والمدرسين

اہل زیغ اور ضلالت کے شبہات کو دور کریں   پھر میں نے مفتیوں اور مسجد الحرام کے مدرسین کے

بالمسجد الحرام فرأيت جوابهم صوابا بنص الحديث المسلمون كالبنيان وبحكم

فتوے تامل سے دیکھے سو میں نے اونکے جواب باصواب پائے موافق حدیث کی جو مسلمان مانند بنیاد کی

القرآن الذي فيه بين الحلال والحرام فأيدهم الله بالنصر والظفر على كل من يريد

قرآن کے موافق جسمیں حلال اور حرام ظاہر کر دیا ہے   بس اللہ تعالیٰ نصر اور ظفر سے اونسپر جو

التغيير بخسيس عقله في دين سيد البشر ويجعل الله أهل البدع والضلال في

سید البشر کے دین کو اپنے عقل ناکارہ سے تغییر دینی چاہے اونکے تائید کرے اور اہل بدعت اور ضلال کو

السقر ويرحب الله علماء الدين إلى يوم الدين في أعلى عليين بجاه من كان

دوزخ میں ڈالے   اور علماء دین کو قیامت کے روز اعلے علیین میں فراخی بخشے اوس شخص کی برکت

شاووشه جبريل الأمين صلى الله وسلم عليه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين

جسکا جبرئیل امین خادم ہے   درود بھیجے اللہ اور سلام اوسپر اور تمام انبیاء اور مرسلین پر

وعلى آل كل وصحابته أجمعين آمين يا رب العالمين قاله العبد الجاني وكتب

اور ہر ایک کے تمام آل اور اصحاب پر آمین   یا رب العالمین   یہہ تقریر بندہ گنہگار کی ہے اور اوسکو

بيدِهِ الفانی كثيرِ النّاسیِّ المنسوبِ فی للمكّةِ المشرّفةِ بالفارسیِّ احقرِ العبادِ الراجی العفو

اپنے دست فانی سے کثیر النسیان سے جو مکہ مشرفہ مین فارسی نسبت کیا جاتا ہی احقر العباد امیدوار عفو

مِن ربِّ العبادِ عبدُ الرحمنِ بنُ محمّدٍ مرادٍ اضعفُ المدرّسينَ ببلدِ اللهِ الامينِ

رب العباد کا عبد الرحمن ابن محمد مراد ضعف المدرسین مکہ شریف مین

عبد الرحمن
بن محمد مراد

عفی اللهُ عنهُ وعن والديهِ وجميعِ المسلمينَ آمين ط

درگذر کرے اللہ اوس سے اور اوسکے ماباپ سے اور تمام مسلمانون سے آمین

ما اجابَ بهِ موالينا الكرامُ من المفاتی والعلماءِ العظامِ المقيمينَ ببلدِ اللهِ

جو کہ ہمارے بزرگ صاحبون مفتیون اور بزرگ علمانی جو مکہ شریف مین مقیم ہین جواب دیا ہے

الحرامِ هو الحرىُّ بالقبولِ (رحمت اللہ) مواهير علماء المدينةِ المنورةِ

یہ ہی قبولیت کی لائق ہے مہرین مدینہ منورہ کے علماء کے

الحمدُ للهِ على قدرِ الامكانِ والصلوةُ والسلامُ على سيّدنا محمّدٍ سيّدِ ولدِ عدنانَ

حمد اللہ کو ہے بقدر طاقت اور درود اور سلام ہمارے سردار محمد جو سردار اولاد عدنان کا ہے

وبعدُ فاقولُ واللهُ المستعانُ على انّ ما ذكرهُ زيدٌ هو القولُ السديدُ والعملُ بهِ

اور بعد اسکے پس مین کہتا ہون اور اللہ مددگار ہے کہ جو زید نے ذکر کیا ہے قول محکم وہی ہے اور اوسپر عمل کرنا

هو الفعلُ الحميدُ لانّهُ الحقُّ الّذى لا ريبَ فيهِ لوجوبِ التقليدِ لاحدِ الائمّةِ الاربعةِ

وہ ہے عمل پسندیدہ ہے اسلئے کہ وہ حق ہی او سمین کچھ شک نہین کیونکہ تقلید کسی ایک چارون امام

المجتهدينَ لانّهم عرفوا الادلّةَ وبيّنوا ما صحَّ وثبتَ عن سيّدِ المرسلينَ

مجتہدین کی واجب ہے اسلئے کہ اونھون نے دلائل کو سمجھا اور جو کہ سید المرسلین سے صحیح اور ثابت ہی بیان کیا

وهيهات هيهات ان يلحق بهم غبار او يجاري فضلهم في مضمار والاجتهاد قد انسد

اور افسوس افسوس کہ اونپر غبار پڑے یا اونکا فضل میدان مین مقابلہ کیا جاوے اور اونکے بعد اجتہاد کا دروازہ

بابه من بعدهم ومن ادعى ان له قدرة على ذلك ويعمل بخلاف المنصوص عليه عن

بند ہوگیا اور جو شخص دعوی کرے کہ مین اسپر قدرت رکھتا ہون اور صاحب مذہب کے قول ظاہر کے خلاف

صاحب المذهب فلا عبرة باجتهاده وقوله مردود ولا يعمل به واقدامه على

عمل کرے تو اوسکے اجتہاد کا کچھہ اعتبار نہین اوسکا قول مردود ہے اوسپر عمل نہین ہے اور اسکا ایسا دعوا

ذلك دليل على سخافة عقله والله سبحانه وتعالى اعلم رقمه الفقير اليه عز شانه

اوسکی بے وقوفی کی دلیل ہے اور اللہ سبحانہ وتعالے دانا تر ہے اوسکو حاجتمند درگاہ الٰہی

محمد مصطفى الياس مفتي المدينة المنورة سابقا

محمد مصطفى الياس

محمد مصطفے الیاس نے جو مدینہ منورہ مین پہلے مفتی تہا لکہا ہے

ما قاله المزيد فهو حق والاتباع به احق حرره الفقير الى الله ربه القدير

جو کہ زید کہتا ہے یہہ حق ہے اور اوسکا اتباع سزاوار تر اسکو حاجتمند نعماء الٰہی

نقيب زاده السيد محمد جلال الدين القاضي بالمدينة المنورة على ساكنها

نقیب زادہ سید محمد جلال الدین نے جو مدینہ منورہ کا قاضی ہی لکہا وہان کے رہنے

افضل الصلوة والتحية غفر لهما

محمد جلال الدين سيد

اقول وانا الفقير

افضل صلوۃ اور تحیہ ہے

مین کہتا ہون اور مین حاجتمند

الى الله تعالى عبد الجبار ملتانى النقشبندي بان علمائنا الحنابلة نصوا على وجوب

اللہ تعالے کا عبد الجبار نقشبندی کہ ہمارے علماء حنبلی مذہب صاف کہہ چکے ہین

الذی اقوله | عبد الجبار الشنبندی مفتی الحنابلة | تقلید لاحد الائمة الاربعة فقط واللہ اعلم

جو کہ میں کہتا ہوں | کہ تقلید کسی ایک کی چاروں اماموں میں سے واجب ہے اور اللہ دانا تر ہے

وادین اللہ تعالی بہ ان ما قالہ زید ھو الحق المبین ومنھج المؤمنین والصواب الذی

اور سعادتمند کرتا ہوں اللہ سے یہ ہی کہ زید کہتا ہی وہ ہی حق ظاہر ہے اور مومنین کا راستہ اور ایسا صواب ہے کہ اسکی

یجب المصیر الیہ والصراط المستقیم الذی ینبغی المسیر علیہ کتبہ الفقیر الیہ تعالی

طرف پھرنا واجب ہے اور ایسے سیدھی راہ کہ اوسپر چلنا سزاوار ہے اسکو حاجتمند الہی

السید جعفر ابن السید اسماعیل البرزنجی مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة عفی عنھما

سید جعفر ابن السید اسماعیل برزنجے نے جو مدینہ منورہ میں شافعی مذہب کا مفتی ہی لکھا خدا ان

وللمسلمین امین | جعفر حسینی البرزنجی | الفقیر الی مولاہ حسن بن المرحوم حسین

اور تمام مسلمین سے درگذر فرماوے | حاجتمند اپنی مولا کا حسن بن مرحوم حسین

الروسکولی المدرس بالمسجد الشریف النبوی | طمی بن حسن السید | کتبہ العبد الحقیر

روسکولی مسجد شریف نبوی کا مدرس اسکو عبد حقیر

اقل من یری خادم العلم بحرم محترم النبوی ابراھیم بن السید محمد خیار الحسنی المحرمی

کمترین خلق خادم علم حرم نبوی ابراہیم بن سید محمد خیار حسنی محرمی

عفی عنہ | ابراھیم بن خیار | احقر الوری الملتجی الی طیبة الطیبة الخادم العلوم

خفی عنہ نے لکھا احقر خلق کا ملتجی والا طیبہ طیبہ یعنے مدینہ کا خادم العلوم

فی المدرسة المحمودیة | سیف السید | الفقیر الی مولاہ تعالی محمد علی ابن المرحوم

مدرسہ محمودیہ کا حاجتمند اپنی مولا کا محمد علی ابن مرحوم

السيد محمد عبد الوتري

السيد طاهر الوتري خادم طلبة العلم بالمسجد الشريف النبوي الله وليه

سید طاہر وتری خادم طلاب مسجد شریف نبوی کا الله اوسکا والی ہے

الفقير الى مولاه المتوكل عليه عبد الجليل بن المرحوم عبد السلام برادة خادم

حاجت مند اپنی مولا کا بھروسہ کرنیوالا اوپر عبد الجليل ابن مرحوم عبد السلام خادم

السعادة عبد الجليل مرجو

العلم الشريف بطيبة كان الله له الحمد لله والصلوة

علم شریف کا مدینہ میں اللہ اوسکا کافی ہے حمد اللہ کو ہی اور درود

والسلام على رسول الله وعلى آله ومن تبع هداه وبعد فما قيل في تقليد الائمة

اور سلام اوسکے رسول پر اور اوسکی آل پر اور جو اوسکی ہدایت کا تابع ہو اسکے بعد ائمہ مجتہدین

المجتهدين وحماة الدين هو المعمول عليه وادلته من الكتاب والسنة كثيرة شهيرة

اور دین کی حمایتوں کی تقلید میں جو گفتگو ہے وہ ہی معتمد علیہ ہے اور اوسکی دلائل قرآن اور حدیثیں بہت مشہور ہیں

لمن له بصيرة وما ينكره الا من فسدت له السريرة وخاض مع الخائضين

جسکو بینائی ہو اور اوسکا انکار وہی کرتا ہی جسکی طبیعت میں فساد ہی اور تکرار کرنیوالوں کے ساتھ کہستا ہی

مع غاية قصوره في تحقيق جزئيات امور الدين اعتمادا على اوهام عقله القبيحة

باوجودیکہ امور دینی کی جزئیات کی تحقیق میں قاصر ہے اپنے عقل قبیح کی وہموں پر اعتماد کرتا ہے

وتركا لاقوال اهل النقول الصحيحة وجودة القريحة وهذا شأن من حكم

اور ناقلان صحیح اور تیز طبیعتوں کے اقوال کو چھوڑتا ہے اور یہہ ہی حال ہی جو اپنی

عقله القبيح الاوهام كالمعتزلة ومن تبعهم الى يوم القيامة والسلام آمين

عقل قبیح کے وہموں کو محکم کرتے ہیں جیسے فرقہ معتزلی اور قیامت تک جو اونکی تابع ہیں اور سلام آمین

قاله الفقير الى الله الراجي عبد الله بن السيد احمد راجي لطف الله في

بہ قول فقیر الی الله امیدوار عبد الله بن سید احمد داریں بمن لطف الٰہی کے امیدوار کا ہی

الدارین ٭ السید عبد الله بن سید احمد المدرس ٭ مواهیر العجم ٭

مواهیر علماء الهندوستان

بسم الله الرحمن الرحیم

ما قاله المرید من التزام مذهب معین فهو صحیح لما علیها العلماء ووقع اتفاق اهل السنة والجماعة علی وجوب التزام مذهب الواحد والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب حرره

محمد قطب الدین ٭ محمد عبد الرب ٭ ضیاء الدین خواجه

صح ما قال زید الفقیه وبطل عمرو السفیه عند اهل السنة والجماعة حرره

محمد سیف محمد یوسف ٭ محمد مسعود ٭ سید محبوب علی جعفری

الذی قاله زید فهو الحق الصریح والذی قاله عمرو فهو الزعم القبیح حرره

محمد کریم الله

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی انزل علینا والصلوة علی سیدنا محمد الافضل خطابا والسلام علی ابی حنیفة الفارق عن الخطاء صوابا ٭

اما بعد فاثبت زید حق الشریعة لیهتدی به عمرو ومن کان علی طریق الشنیعة والله اعلم وعلمه احکم حرره

محمد شاه محمد اهل

ما قاله زید فهو الصواب کما هو مدلول الکتاب والسنة واهل السنة

والجماعة

والجماعة حرره [محمد شاه] ما حرره المجيب صحيح بناء على الروايات
المذكورة في الجواب الراقم [محمد علي عفي عنه] طلع الحق حق الطلوع
وسطع الصدق حق السطوع والحق احق بالاتباع واولى لان الحق
يعلو ولا يعلى حرره [محمد حسين الفقير] قد انعقد الاجماع بحسب العمل
من العلماء الاعلام والفضلاء الكرام والاولياء العظام وصلحاء اهل
الاسلام من المفسرين والمحدثين والفقهاء المتقنين والمجتهدين في الدين
بل اتفقت الامة المرحومة كافة في جميع الاوطان والاوطار والاماكن
والامصار والازمنة والاعصار بعد تقرر المذاهب الى هذا الان على
ان يتبع كل واحد منهم مذهبا معينا بالاحسان فما من احد لا يتمسك
بمذهب بل كل الى امام معين ينسب كما ينسب الابن الى الاب فاما حنفي
او شافعي او مالكي او حنبلي وبالجملة كيف يسوغ لاحد من المسلمين
ان يخالف اجماع علماء الدين ويتبع غير سبيل المؤمنين ويذر ما اجمع
عليه الى هذا الزمن وما راه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن حرره العبد
المذنب [محمد حسين] لا شك في امر التقليد قد اتفقت عليه الاراء
وتلقاه بالقبول العلماء والصلحاء فمن ابتغى وراء ذلك سبيلا
لا تجد له مرشدا ودليلا حرره العبد المعتصم بالله [محمد لطف الله]
بسم الله الرحمن الرحيم نحمد الله وحده ونصلي على من لا نبي بعده

مَا قالہ زید فهو صحیح لا یاتیہ باطل واللہ سبحانہ و تعالی اعلم بالصواب

حررہ احمدہ و اصلی و اسلم علی نبیہ محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین اعلموا یا معشر المسلمین ایدکم اللہ تعالی باتباعہ

محمد عبد الحق

واتباع رسولہ سید المرسلین ان ما قالہ زید فهو الحق الصریح وعلیہ اهل التحقیق والانصاف وما قالہ عمرو فهو القول القبیح لا یحوم حولہ الا من لہ الضلالۃ والاعتساف واللہ اعلم نمقہ

محمد عبد اللہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ ذی الجلال والاکرام والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الهادی باقرب الطرق الی دار السلام وعلی اٰلہ واصحابہ الغر الکرام اعلموا یا معشر الاسلام ان ما قالہ زید هو مقبول لدی العلماء الاعلام وما قالہ عمرو غیر مسلم عند الفضلاء العظام واللہ اعلم وعلمہ احکم

کتبہ الٰہی بخش عفی عنہ

حامدا و مصلیا الحق یعلو ولا یعلی ولہ الحمد فی الاخرۃ والاولی والصلوۃ علی رسولہ المجتبی واٰلہ الذین هم نجوم الهدی اما بعد فلا یخفی علی من اوتی حظا من الکتب ومیز فطنتہ القشر عن اللباب ان التحقیق الذی افادہ الواقف علی نکات المعقول والمنقول الخریر النقاد بغوامض الفروع والاصول اعنی زیدا زید فیضہ وعم احسانہ بنفس عبقری ولطیف بهی لا یحوم حولہ الارتیاب بل جلہ حق وصواب کیف وهو بذل الجهد فی تصحیحہ واعمل الهمۃ فی تنقیحہ کلاما رای

نظیرہٗ اِلّا السجنجل وما بصر عدیلہ اِلّا الاحول جعل اللہ تعالےٰ
سعیہٗ مشکورًا و تالیفہٗ عن عین الاغبیاء مستورًا واما ما جرّہ عمرو
فکلہٗ عمرٌ اوّلہ عن الطائل عاطل و اٰخرہٗ مملوّ من الباطل واللہ اعلم بالصواب

وعندہٗ ام الکتاب حررہ العبد المعتصم باللہ الصمد ابو البرکات رکن الدین
محمد المدعو بتراب علی | محمد تراب علی | الواجب علی العامی تقلید
الفقہاء لئلا یکون عاملا علی الھواء و تقلید الواحد منھم اقرب الی
الضبط وابعد عن الخبط واللہ الھادی للرشاد والموفق للسداد حررہ
محمد نور الحسن | حامدًا وشاکرًا ومصلیًا ومسلمًا برطالبان سبیل
صواب ورشاد وراغبان طریق رشد وسداد واضح وہویدا
ولائح وبیدا باد کہ قول زید صواب صحیح وحق صریح ہست حررہ
محمد وجیہ | احمد علی

مواھیر علماء پنجاب

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب اعلموا یا معشر المسلمین وفقنا اللہ وایاکم لاقتداء
الائمۃ المجتھدین وحفظنا وایاکم عن اغواء المبتدعین ان ما
قالہ زید احیاہ اللہ الاسلام کما احیی سنۃ اھل الاسلام من وجوب
تقلید المجتھد وحرمۃ الخروج من المذاھب الاربعۃ ووجوب الاخذ
بمذھب معین من المذاھب الاربعۃ فھو حق حقیق بالقبول مطابق

الکتاب وسنۃ الرسول المقبول منعقد علیہ اجماع العلماء الراسخین
کیف لا وعلیہ اساس الدین ولا یرغب عنہ الا من اتخذ الٰہہ ھواہ و
اضلہ اللہ علی علمہ وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ
فمن یھدیہ من بعد اللہ افلا تذکرون حررہ قادر بخش
حامدا ومصلیا ما قالہ زید فھو حقیق بالقبول عند اھل المعقول و
المنقول وما ینکرہ الا الجھول ونعوذ باللہ من شرور انفسنا وھو حسبنا
والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین
کتبہ عبد الرحمن ملتانی ما قالہ زید فھو المقبول والمعمول عند اھل السنۃ
والجماعۃ وما قالہ عمرو فھو المخالف للمعقول والمنقول کتبہ خادم
العلماء غلام نبی ملتانی قادر بخش ملتانی فتح محمد سکنہ چین پور ٹوہ اردو ملتان نحمد اللہ علی
توفیقہ ونسالہ ھدایۃ طریقہ ونصلی علی حبیبہ صلی اللہ علیہ
وعلی الہ واصحابہ وسلم اما بعد فقول زید مطابق بالکتاب والسنۃ
والاجماع والقیاس فھو حقیق بان یسمع سمع القبول فھو مذھبنا ومذھب
مشائخنا رضوان اللہ علیھم اجمعین کتبہ ملا خدا بخش ملتانی عفی عنہ شھدت
وختمت علی ان علماء الدین الذین زینوا ھذہ الرسالۃ بعلامات
ایدیھم ومواھیرھم کلھم مع جامع ھذہ الرسالۃ من اھل السنۃ
والجماعۃ ایدھم اللہ تعالی علی ادیر مبین وایانا امین یارب العلمین حررہ نور محمد ملتانی

مدعی زید ثابت حق عند اہل السنۃ والجماعۃ حررہ احمد الدین

ما قالہ زید ھو الدین استقر علیہ قواعد الاسلام وتقرر علیہ آراء علماء

الانام والذی ادعاہ عمرو متمسکا بالکریمۃ فھذا متولد من قلتہ تبحرہ

فی الاصول وکثرۃ تجردہ عن الحق المعقول ولنعم ما قال بعض الظرفاء

من العلماء قرآن مجید مال سخی است غبی و زکی بآن تمسک تواند کرد

وھذا واللہ العاصم حررہ سلطان محمود

ما قال زید من الاتباع وتقلید

مذاہب الاربعۃ وجدناہ حقا مطابقا للمعقول والمنقول وموافقا

للفروع والاصول وما قال عمرو مخالفا للاجماع نجانا اللہ تعالیٰ من ھذا

الاعتقاد کتبہ احقر عباد اللہ سکین عبد اللہ محمد احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما ادعاہ زید فھو ثابت بآیات قطعیۃ واحادیث مشھورۃ واجماع

امۃ وقیاس صحیح وھو معمول فی الامصار واکناف العالم واطرافہ فصار

مجمع علیہ من اہل السنۃ والجماعۃ قولا وفعلا ظاھرا بینا وما قالہ عمرو

فتسویلات نفسانیۃ وتخیلات فلسفیۃ سببھا نقصان فی علم الفقہ

من الاصول والفروع واعراض عن الطریقۃ الحقۃ حررہ فتح محمد

لا شک ان الواجب علی العامی تقلید احد الائمۃ الاربعۃ رحمھم اللہ

تعالیٰ والتزام اتباع الواحد منھم اقرب الی ضبط الاحوال وابعد من

تشتت البال واللہ ھو الموفق للسداد حررہ محمد اسلم

ما ادعاہ زید

من تقلید المعین وغیرہ فھو حق لتوارث الامۃ الی ھذا الآن علی تقلید الائمۃ الاربعۃ وتقلید المعین لھذا لم یختلطوا المذاھب حررہ فقیر ضیاء الدین

عبد اللہ ما قال زید فھو اضبط واصوب فقیر خدا بخش ما قال زید

فثابت وحق وما قال عمرو فھو عمرو زائد خادم العلماء فتح محمد عفی عنہ

افتاء العلماء من اھل السنۃ والجماعۃ علی ما حررہ زید فی المتن فھو صحیح

ومصحح حررہ احمد یار بعد الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ علی رسولہ

النبی الکریم وعلی آلہ وصحبہ الذین فازوا بفوز العمیم ان ما قالہ زید فھو

الحق الصریح وما قالہ عمرو فھو الباطل القریح حررہ فقیر عبد العلی

ما قالہ زید فھو حق جزاہ اللہ تعالیٰ منی وعن سائر المسلمین لان

العوام فی ھذا الزمان سیما من لا حظ لھم من العلم قد بلغوا فی الجھالۃ

حتی رغبوا عن تقلید الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ ویسمون انفسھم

موحدین فذلک المجیب قد اثبت التقلید من الکتب المعتبرۃ فجاء الحق

حررہ حافظ ذکا اللہ لاہوری قاضی عظیم الدین لاہوری مفتی تاج الدین لاہوری امام الدین لاہوری امام مسجد بادشاہی

حامدا ومصلیا لقد اصاب زید واجاد وسلک سبیل الرشاد

وکلامہ موافق للسنۃ والکتاب واجماع اولی الالباب جزاہ اللہ الملک الوھاب

ومخالفہ ضال ومضل بلا ارتیاب حررہ قاضی احمد اللہ حامدا ومصلیا

ومسلما ما قالہ زید الرشید فھو مطابق بکلام الملک الکریم المجید

وموافق لاحادیث النبی العظیم الحمید وما قاله عمرو فهو سبیل الی الطغیان
ویمیل الی البهتان نعوذ بالله منه والشیطان بمبایعة الامام النعمان حرره
رحیم بخش عفی عنہ

صاحب در المختار در در المختار و شیخ ابن ہمام در تحریر الاصول و شیخ ابن حاجب مالکی در مختصر اصول وغیرہم گفتہ اند
ان الرجوع بعد العمل ممنوع بالاتفاق و صاحب بحر الرائق در رسائل زینیہ گفتہ فوجب علی مقلدی
ابی حنیفة العمل ولا یجوز لنا العمل بقول غیره لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحه عن جمیع
الاصولیین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق حرره
حسن شاہ بٹالوی

باید دانست کہ تقلید معین ثابت بالاجماع و مخالف وی ضال و مبتدع است حررہ
سید شہاب الدین بٹالوی

ما حرره المجیب النجیب فی تقلید الامام الواحد من الائمة الاربعة فهو مطابق
بالکتاب والسنة وموافق لاقوال السلف ومن کان مدعیا بخلافه یجب علیه
ان یرجع عنه بالتوبة کتبه
حافظ محمد حسن

الحمد لله علی ما قرره العلماء الجهابذه
وحرره الفضلاء الاساتذة من وجوب تقلید احد الائمة الاربعة فما اعتقده
الرشید من وجوب التقلید فهو حق لا ینقص علیه ولا یزید کفت هذه الرسالة
حجة وبرهانا فی تصویب قول زید فمن لم یعمل بها فهو متبع شیطان مرید
وکان کعمرو ضل واضل عن سبیل الله ان الذین یضلون عن السبیل لهم
عذاب شدید حرره
حافظ عزیز الدین الکشمیری وطنا والحنفی مذهبا

مواهیر علمای ولایت

ما قال زید فی هذه الرسالة فهو مقبول عندنا اهل السنة والجماعة
حرره
مراد دوست محمد [illegible]
ما قاله زید هو المعمول به عندنا اهل السنة

ما حکم زید فی ہذہ الرسالۃ ہو المقبول وعلیہ المعمول عندنا اہل السنۃ والجماعۃ حررہ

حرر غلام حسن

والجماعۃ

عبد الغفار

ما قالہ زید فہو مقبول لنا ومعمول لنا وافتیت بہ وافضیت علیہ حررہ

محمد عبد الحمید

ما قال زید فی ہذہ الرسالۃ فہو صواب وموافق بالکتاب والسنۃ والاجماع

الامۃ والقیاس الصحیح وما قال عمرو فہو خطاء وزائد مغل واوغم حررہ

ما قال زید فہو معمول لی ولجمیع قضاۃ زماننا ولبواقی اہل السنۃ والجماعۃ

فافضیت علیہ وامضیت بہ وکتبت علی حاشیۃ ہذا الکتاب وختمت علیہ

لاظہار ان ہذا الکتاب مقبول حررہ سعد الدین

العبد راج الی رحمۃ السلام

خادم شرع نبی محمد اکرم

زند بر فرق دشمن تیغ بران
کہ عبد الحق غلام شاہ جیلان

حکم شد از خدا حی مجید
افوض امری الی اللہ
کاتب محکمہ شرع محمد سعید

قضا مہر و کلک قیمت نگین
کہ سند رواج شریعت بنام سعد الدین

حکم شد از خدا لم یزلی
غلام محمد امین شرع نبی

راج العبد الی رحمۃ السلام

بنک کلک قضا نگین قدسی
وافوض امری الی اللہ
مفتی شرع نبی میر محمد عمر

بہر جاری امور شرع طور شد بدید
قاضی القضاۃ دوران عبد الرحمن سعید

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین
قد وقع الفراغ من تحریر ہذہ الرسالۃ الشریفۃ فی شہر الشعبان
سنۃ خمسۃ وثمانین بعد الالف ومائتین من ہجرۃ سید الثقلین